سادہ لوحون کے دلونکو نقوش رنگا رنگ سے بہکایا ہے انھین آفتون سے شطرنج وگنجفہ ہے کہ ایک عالم
اوسمین مبتلا ہے مباح جانکر بے تکلف یہ کھیل کھیلتے ہین جنھین آتا نہین وہ علم کیطرح اچھا سمجھکر شوق سے
سیکھتے ہین غضب یہ ہے کہ ایسے بڑے بڑے گناہون کو برملا کرتے ہین اور اوسکے کمال کو مایۂ فخر
جانتے ہین اور اشتغال اور مداومت کے سبب سے بڑے بھاری گناہ کو بہت ہلکا سمجھتے ہین اور
اگر مسئلہ شرعی اوسکے رد مین اون سے کہا جاوے تو اوسکی اہانت کرتے ہین بعضے ہنسی مین ٹالدیتے
ہین اور بعضے مولویون کی مذمت کرکے کہتے ہین کہ جس چیز مین ہمارا جی لگتا ہے مولوی لوگ اوسکو
حرام کر دیتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ گناہ کے ظاہر اور برملا کرنے مین دوسرا گناہ ہے اور گناہ کبیرہ کو
ہلکا جاننا یا شرع کی اہانت کرنا یا محرمات کو حلال اور اچھا اعتقاد کرنا یا علماے دین کو اون کے
علم کی راہ سے برا کہنا کفر ہے جنکو کچھ خوف خدا بھی ہے وہ چپ رہتے ہین اور جن کی طبیعت
مین کچھ زیادہ صلاحیت ہے وہ نادم ہوکے کہتے ہین کہ مین چھوڑنے کا قصد کرتا ہون مگر چھٹ
نہین سکتا حالانکہ اگر دنیا کا کوئی حاکم ذرا اشارہ کرے یا کچھ طمع دے یا ڈراوے تو اوسیوقت
چھوڑ دین اور حاکم حقیقی جل شانہ جسکے قبضۂ قدرت مین تمام عالم ہے اور اوسکے عذاب سے
کہین بھاگنے کی جگہ نہین اوسکے صاف صاف کہنے اور صریح منع کرنے کو خیال مین نہین
لاتے ہین اور جو اوس نے وعدے بہشت اور وعیدات دوزخ کے کیے ہین وہ سب بھول جاتے ہین
مسلمانو بہت شرم کی بات ہے کہ تم مسلمان کہلاتے ہو اور خدا اور رسول خدا کا کہنا نہین مانتے کیا
تمھارے نزدیک خداے تعالی جل جلالہ حکام دنیا سے بھی کم ہے کہ انکے کہنے کو فوراً بجا لاتے ہو
اور اوس مالک دو جہان کے فرمانے مین صدہا عذر نامعقول پیش کرتے ہو خدا کے غضب سے ڈرو کیا وہ
تمھارے ان حیلونکو نہین جانتا یا تمکو سزا نہین دے سکتا بعضے کٹھ ملا علم سے مبرا کہتے ہین کہ شطرنج
تو امام شافعی صاحب کے نزدیک درست ہے اس لیے ہم کھیلتے ہین اور بعضے بیچارے اپنے جہل کا عذر
کرتے ہین اسواسطے اسما ہیچمدان سراپا عصیان محمد عبد الصمد بن الحاج السید آل احمد الحسینی الواسطی
البلگرامی کو خیرخواہی مسلمان بھائیونکی سمائی کہ جو کچھ شطرنج وگنجفہ وغیرہ کے باب مین وارد ہے قرآن شریف وحدیث
شریف اور فقہ کی کتابون سے نکالکر جدا گانہ جمع کردن اور عامیون کے شبہے کو جو شطرنج کے باب مین کرتے ہین
دفع کردن ہرچند نا سازی بخت سے مین ایسے کورہ مین وارد ہون جہانکے لوگ الف کے نام سے بھی نہین جانتے

نہیں جبکہ کتاب ملنے کا کیا احتمال جس سے استنباط کیا جاوے لیکن بعضی ضروری کتابین جو اپنے ساتھ ہین
یا جو کچھ کہ خزانہ حافظہ مین محفوظ ہے اوسے پیش نظر رکھا اور اعانت معین حقیقی پر تکیہ کرکے قلم ہاتھ مین لیا
اللہ تعالی توفیق صواب کی دے اور مسلمانون کو اس سے نفع بخشے چونکہ بہت عجالت سے تین دن مین ان
فوائد ہدایت آمود کو لکھا نام اسکا عجالۂ ہادیہ رکھا اور ایک مقدمہ چار ہدایت ایک خاتمے پر ترتیب کیا
مقدمے مین گناہ کے ہلکا سمجھنے اور اوسپر مداومت کرنے اور مسئلہ شرعی پر ہنسنے کی گفتگو ہے پہلی ہدایت
مین بازی بدکر کھیلنے کا بیان ہے کہ کوئی کھیل ہو دوسری ہدایت مین ہر کھیل بغیر بازی بدے ہوے کا
ذکر ہے تیسری ہدایت مین فقط نرد و شطرنج کا حال ہے چوتھی ہدایت مین بالخصوص گنجفے کی ممانعت
ہے اور خاتمے مین دو ارشاد ہین پہلے ارشاد مین بری بات بتانے اور اوسکے شریک ہونے اور باوجود
قدرت کے اوس سے نہ روکنے کا عذاب دوسرے ارشاد مین اچھی بات بتانے اور بری چیز سے روکنے
کا ثواب اب مطلب شروع کرتا ہون موفق حقیقی سے دست بدعا ہون مقدمہ ہمارے زمانے
مین اکثر جاہل بے احتیاط مسئلہ شرعی خلاف اپنی طبیعت کے سنکر ہنسی سے کچھ بیہودہ بکتے ہین اور
لہو ولعب کو کیا شطرنج کیا گنجفہ وغیرہ بہت خفیف مثل مباح کے سمجھتے ہین اسلیے یہ مناسب معلوم ہوا
کہ اصل مقصود کے شروع سے پہلے کچھ احکام استخفاف شرع وغیرہ کے بیان کیے جائین تا لوگ
اپنی زبان روکین بیہودہ نہ بکا کرین جاننا چاہیے کہ جسطرح گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے اسیطرح گناہ
کو خفیف اور ہلکا سمجھکر کرنا بھی کفر ہے اسواسطے کہ جس امر کو شارع نے حرام فرمایا ہے اوسکو حلال یا
ہلکا سمجھکر کرنا شارع کے جھٹلانے کی نشانی ہے جیسا عقائد کی کتابون مین لکھا ہے گناہ صغیرہ اصرار اور
مداومت کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے چہ جائکہ گناہ کبیرہ پر کسیکو اصرار اور مداومت ہو اصرار اور مداومت
کے یہ معنی ہین کہ آدمی گناہ کو ہمیشہ کرتا رہے اوس سے توبہ و استغفار نکرے مسئلہ مسائل شرعیہ پر
ہنسنا بھی کفر ہے اللہ تعالی فرماتا ہے قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ
تو کہہ کیا اللہ سے اور اوسکے کلام اور اوسکے رسول سے ٹھٹھے کرتے تھے بہانے مت بناؤ تم کافر
ہو گئے ایمان لاکر دیکھو اللہ تعالی نے اونکے کفر کو ہنسی پر مترتب فرمایا یعنی بسبب ٹھٹھے اور ہنسی کے
کلام خدا اور رسول خدا پر اون کو کہا کہ بعد ایمان لانیکے کافر ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی دین کی
باتون مین ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہو وہ کافر ہے تفسیر احمدی مین لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے

سورۂ توبہ سیپارہ دسوان

اسپر کہ شرع نے پہنسا کفر ہے نعوذ باللہ منہ دین کی بات مین ظاہر یا باطن بادب رہنا ضرور ہے مسئلہ
جو لوگ دین کی باتون پر ہنستے ہون اونکی صحبت مین بیٹھنا بہت برا ہے مسلمانونکو چاہیے کہ اون کی صحبت
سے کنارہ رکھین اور اونکو برا جانین اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ
اور جب تو دیکھے وہ لوگ کہ بکتے ہین ہماری آیتون مین تو اون سے کنارہ کر جبتک بکنے لگین اور کسی باتون مین اور اگر بھلا دیگا تجھکو
شیطان یہ حکم تو نہ بیٹھیہ بعد یاد آنے اس حکم کے بے انصاف قوم کے ساتھ ہمارے استاد الاستاد مولانا شاہ
عبد القادر علیہ الرحمۃ قال تقعد الایہ کی تفسیر مین فرماتے ہین نہ بیٹھیہ بعد نصیحت کے بے انصاف قوم کے
ساتھہ یعنی جب جاہل دین پر عیب پکڑین اون مجلس سے چلا جاوے اور اگر خطرہ ہو کہ باتون مین مشغول ہوکر
وہان سے جانا بھول جاوے تو سواے نصیحت کے وقت اونمین بیٹھنا ہی موقوف کرے مسلمانونکو لازم
ہے کہ حتی الوسع گناہون سے بچا کرین اور اگر احیانا شامت نفس سے مبتلا ہون تو اوس سے نادم پشیمان
ہوکر جلد توبہ کرین تو امید بخشش کی ہو اصرار و مداومت نکرین اور اوسکا نتیجہ سمجھین کہ اسمین بہت خرابیان ہین
پہلی ہدایت شرط بدنے اور بازی بدکر کھیلنے کے بیان مین جاننا چاہیے کہ عربی مین ہارجیت کرنیکو
مقامرۃ اور تقامر اور قمار کہتے ہین اور میسر بھی ہے میسر مصدر میمی ہے مثل موعد کے ماخوذ یسر سے کہ آسانی
اور سہولیت کو کہتے ہین قمار مین مال غیر کا آسانی سے ہاتھہ لگتا ہے اسواسطے قمار کو میسر بھی کہتے ہین
عرب کے قمار کا طریقہ زمانہ جاہلیت مین یہ تھا کہ اونہون نے دس تیر بے گانسی کے بنا رکھے تھے سات پر
خطوط تھے اور تین خالی جس پر ایک خط تھا اوسکا ایک حصہ فرض کر رکھا تھا اوسکو فذ کہتے تھے اور
دو خط والیکو توام اوسکے دو حصے تھے اور تین خط والیکو رقیب اوسکے تین حصے تھے اور چار خط والیکو
حلس اوسکے چار حصے تھے اور پانچ خط والیکو نافس اوسکے پانچ حصے تھے اور چھہ خط والیکو مسبل
اوسکے چھہ حصے تھے اور سات والیکو معلی اوسکے سات حصے تھے اور تین خالی کو اغفال کہتے
تھے اونکا کچھہ حصہ نتھا اون مین سے ایک کا نام سفیح تھا اور ایک کا نام منیح اور ایک کا وغد
جب قمار کرتے ایک تھیلی مین دسون کو ڈالکر ایک معتبر آدمی کو حوالہ کرتے وہ اپنا ہاتھہ تھیلی مین ڈالکر
نام بنام ایک ایک تیر نکالتا جسکے حصے والا جسکے نام نکلتا اوسکے اوتنے حصے ہوسکتے اور جسکے
نام خالی نکلتا اوسکو کچھہ نہوتا اون سب حصون کو جمع کرکے فقرا و مساکین کو تقسیم کرتے تھے آپ

اونمین سے کچھ نہین کہاتے تھے اور اوسکے کہیلنے اور اوسمین شریک ہونیکو فخر و بزرگی کی بات جانتے اور جو اوسمین
داخل نہوتا اوسکی مذمت کرتے یہ طریقہ عرب کے جوے کا تھا ہندوستان مین جو شطرنج اور گنجفہ اور
پچیسی اور چوسر اور گیتین وغیرہ مین بازی کرتے ہین وہ بھی اسی حکم مین ہے آگے انشاء اللہ تعالیٰ
ہم بہت تفصیل سے لکھینگے منتظر ہو حضرت عمرؓ اور معاذ بن جبل اور اور صحابہ کرام نے شراب اور
میسر کی برائی اور قباحتین دیکھکر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا سبب پوچھا تو آیت سورہ
بقرہ کی نازل ہوئی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا یعنے پوچھتے
ہین حکم شراب کا اور جوے کا تو کہہ اونمین بڑا گناہ ہے اور فائدے بھی ہین لوگون کو اور اونکا گناہ فائدہ سے بڑا ہے
گناہ شراب کا اس سبب سے کہ اس سے عقل جاتی رہتی ہے پھر فرض اور واجب چیزین فوت ہوجاتی ہین
اور حرام اور ممنوع افعال سرزد ہوتے ہین اور فائدہ اسکا ہضم کرنا کھانے کا اور پیدا کرنا قوت جماع اور
جوے کا اور گناہ میسر کا بھی اس سبب سے کہ نماز فوت ہوتی ہے مال ضائع ہوتا ہے وقت عزیز برباد جاتا ہے
اور فائدہ اوسکا مال کا ملنا جی کہ لگنا غربا اور فقرا سے تنگی کا دفع ہونا لیکن مفاسد اور فواحش جو انکے
کرنے سے پیدا ہوتے ہین وہ ان فائدون سے بہت بڑھے ہین اس آیت کے اوترنے سے اکثر
صحابہ نے شراب پینا اور جوا کھیلنا چھوڑ دیا لیکن بعضے جو یہ سمجھے کہ حرمت خمر اور میسر کی ذاتی نہین
فقط مفاسد کو ہے اونھون نے نہ چھوڑا آخر مین یہ آیت سورہ مائدہ کی اوتری یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ
اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ یعنی اے ایمان والو یہ
جو ہے شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے کام ہین شیطان کے سو انسے بچتے رہو شاید تمہارا بھلا ہو
یہی چاہتا ہے شیطان کہ ڈالے تم مین دشمنی اور بیر شراب سے اور جوے سے اور روکے تمکو اللہ کی یاد
اور نماز سے پھر اب تم باز آؤ گے شراب کے باب مین چار آیتین چار بار اوترین یہ آیت پچھلی ہے
اسمین شراب اور جوے کے چھوڑنیکی بہت طرح سے تاکید فرمائی پہلے یہ کہ شروع انما سے کیا جو مفید حصر کو
ہے یعنی شراب اور جوا اور بت اور پانسے پلید ہی ہین گویا انکے اوصاف پلیدی مین منحصر ہین سوا اسکے
پلیدی اور گندگی کے انمین اور کچھ نہین پس ایسی چیز سے جو پلید ہو ضرور پرہیز چاہیے دوسری یہ کہ انکو انصاب
اور ازلام کے ساتھ ذکر فرمایا یعنی حرمت اور خباثت مین مانند بتون اور پانسون کے ہین تیسری انکو رجس فرمایا

یعنی پلیدی و ناپاکی اور جو پلید ہے حرام ہے چوتھے انکو شیطان کا کام فرمایا یعنی شیطان کے کام سے پرہیز
سے واجب ہے پانچویں حکم پرہیز کا کیا ان کی ذاتوں سے یعنی انکا پینا اور کھیلنا کیسا نفس شراب اور
جوئے کے پاس بھی نجاؤ چھٹے ان کے پرہیز کو امید رستگاری کا سبب ٹھہرایا اور جس چیز سے چھوٹیں
اسباب فلاح اور بہبودگی بوجہ دو مقرر منع اور حرام ہے ساتویں فرمایا کہ سبب دشمنی و عداوت کا ہے اور جو سبب ہے
مسلمانوں میں دشمنی یا خصومت پڑنے کا ہے وہ حرام ہے آٹھویں فرمایا کہ روکتے ہیں یاد خدا سے اور جو چیز یاد خدا
روکتی ہے حرام ہے نویں فرمایا کہ روکتے ہیں نماز سے اور نماز سے روکنے والی چیزیں حرام ہیں ہوئیں
تحکم بالنہی کا فرمایا یعنی استفہام کو امر کے مقام میں اختیار فرمانا نہایت ابلغ اور مفید کمال تاکید کو کہ
گویا یہ فرمایا منع کرنا اور ڈرانا شراب اور جوئے سے نہایت مرتبے کو پہونچا اور عذر سب منقطع ہو چکے
اب تو باز آؤ گے یا اب بھی وہی کام کیے جاؤ گے پہلی آیت میں انصاب و ازلام کا بھی ذکر فرمایا اور
دوسری میں فقط خمر اور میسر کا اعادہ کیا اسواسطے کہ مقصود بیان سے یہی دو چیزیں ہیں کہ خطاب ہے
مسلمانوں سے اور مسلمان اوسوقت میں انہیں کا ارتکاب کرتے تھے اور پہلی آیت میں انصاب و ازلام کا
ذکر اسلیے فرمایا کہ شراب اور جوا حرمت اور خباثت میں مانند بت پرستی کے ہے جیسا کہ حدیث شریف میں
آیا ہے شارب الخمر کعابد الوثن پینے والا شراب کا مانند بت پوجنے والے کے ہے اور اللہ کی یاد میں
نماز بھی داخل تھی باوجود اسکے اوسکو جدا بھی بیان فرمایا اس اشعار کیواسطے کہ نماز کی بزرگی سب
اذکار میں زیادہ ہے اور نماز ستون دین کا اور فارق کفر و اسلام میں ہے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے ترک کرنے والا نماز کا گویا کہ روکنے والا ایمان کا ہے جب یہ آیت اس تاکید سے نازل
ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا انتہینا انتہینا یعنی باز آئے ہم باز آئے ہم یہاں تک
تفسیر بیضاوی اور تفسیر احمدی کا خلاصہ تھا اس آیت سے جوئے کا حرام ہونا قطعاً ثابت ہے
کسیکو انکار کی جگہ نہیں جو کوئی شراب یا جوئے کے حرام ہونیکا انکار اور اونکے حلال ہونیکا اعتقاد کرے
وہ بلاشبہہ کافر ہے اسلیے کہ منکر نص قطعی کا ہوا اور منکر نص قطعی کا بالاجماع کافر ہے میسر میں فقط شرط
بدکر بازی جیت ہوتی تھی اسلیے شطرنج اور نرد اور چوسر اور گنجفہ اور پچیسی اور کعبتین اور مثل ان کے کھیل
کہ شرط بدکر کھیلتے ہیں وہ سب حرام ہیں بلکہ اس علت سے قطع نظر کیجیے تو عبارۃ النص سے بھی انکی حرمت
ثابت ہے اس سبب سے کہ میسر بھی قمار ہے نہایت یہ کہ اوسکی ایک صورت خاص تھی جو اب گذر چکی لیکن

صورت خاص کو کچھ دخل نہین اسواسطے صاحب کشاف نے سورۂ بقرہ کی آیت کے ذیل مین لکھا ہے کہ
نرد اور شطرنج حکم میسر مین ہین اور تفسیر زاہدی مین سورۂ بقرہ کی آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ نرد اور شطرنج
اور کعاب اور کھیل لڑکون کا اخروٹ سے اور جو بازی ہے سب قمار اور جوا ہے اور شرط
بدنا اگر ایکطرف سے ہو تو اوسکی رخصت ہے یہ جتنے تفسیر احمدی سے نقل کیا ہے کہین مجمل کو مفصل
کر دیا ہے اور یہ جو کہا ہے کہ شطرنج ایکطرفی کی رخصت ہے اسکے یہ معنی نہین کہ شطرنج وغیرہ مین بھی
رخصت اور درست ہے اسواسطے کہ سوا تین کھیلون کے جو حدیث شریف مین آچکے ہین اور عنقریب ہم
اونکی تفصیل کرتے ہین جتنے کھیل ہین سبکے سب حرام ہین یا شارع اوس مین شرط بدنے کی اجازت کسطرح
سے دیگا بلکہ معنی اسکے یہ ہین کہ اگر شرط ایکطرفی اون چیزون مین ہو جو جائز ہین تو درست ہے جیسے گھوڑے
دوڑانے یا اونٹ دوڑانے مین یا تیر لگانے مین اور مانند اسکے پس اگر زید نے عمرو سے گھوڑے دوڑانے
مین اسطرح شرط بدی کہ اگر زید آگے بڑھ جاوے تو عمرو اوسکو اتنا دے اور اگر عمرو بڑھ جاوے تو زید اوسکو
کچھ نہ دے یہ صورت ہے ایکطرفی شرط کی اور درست ہے اور اوسکی درستی کے یہ معنی ہین کہ اگر زید آگے
بڑھ گیا اور جو کچھ مقرر ہوا تھا وہ عمرو سے لے لیا تو زید کو لینا حلال ہے یہ نہین کہ زید کا اوسپر حق ثابت
ہو گیا یہانتک کہ اگر زید قاضی کے محکمے مین جا کر دعوی کرے اور عمرو دینے سے انکار کرے تو قاضی حکم
دلانیکا نہین پہونچتا یہ مسئلہ عینی شرح کنز اور فتاواے عالمگیری مین ہے اسیطرح اگر دو طالب علم آپس مین
کچھ اختلاف کرین اور استاد کو حکم ٹھہراوین اور ان مین سے ایک دوسرے سے یہ کہے کہ اگر قول تیرا صحیح نکلا تو مین
تجھے اتنا دونگا اور اگر میرا قول صحیح ہو تو مین تجھسے کچھ نہ لونگا یہ بھی درست ہے اور اگر یہ کہا مین بھی تجھسے
لونگا تو جائز نہین یہ مسئلہ عالمگیری اور در مختار مین ہے مسلمانو دیکھو کہ اللہ تعالی نے کیسی تاکید سے جوے
اور شراب کو منع فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کو بت پوجنے والے
سے تشبیہ دی ہے اور جب جوے اور شراب کا ایک سا حال ہوا تو جوے کھیلنے والیکو بھی ان
بت پوجنے والے کے سمجھنا چاہیے اور حدیث شریف مین ابن عباس کی روایت سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ تعالی حرم الخمر والمیسر والکوبة مقرر حرام کیا اللہ تعالی نے شراب اور
جوا اور کوبہ کو کوبہ بعضونکے نزدیک چھوٹے نقارے کو کہتے ہین اور بعضون کے نزدیک نرد کو اور ابن عمر
کی روایت سے آیا ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الخمر والمیسر والکوبة والغبیراء مقرر نہی کی صلی اللہ علیہ

وسلم نے منع فرمایا شراب اور جوے اور کوبہ اور غبیرا سے اور غبیرا ایک قسم کی شراب کو کہتے ہیں کہ چینی سے
بنتی ہے روایت کیا اس حدیث کو شعب الایمان بیہقی نے اور دوسری حدیث کو سنن ابو داؤد نے مشکوٰۃ شریف میں
نقل کیا ہے اور اجماع امت کا اسپر ہے کہ کھیل کھیلنا بازی بدکر حرام ہے کوئی کھیل ہو شطرنج خواہ گنجفہ
خواہ نرد خواہ اور کوئی تفسیر احمدی میں ہے فالحاصل ان اللعب بالقمار ای لعب کان حرام بالاجماع پس حاصل یہ
ہے کہ کھیل ساتھ ہار جیت کے کوئی کھیل ہو حرام ہے سب علماے امت کے نزدیک اور ہدایہ

میں ہے ویکرہ اللعب بالشطرنج والنرد والاربعة عشر وکل لهو لانه ان قامر بها فالميسر حرام بالنص
وہو اسم لكل قمار یعنی حرام ہے کھیلنا شطرنج کا اور نرد کا اور اربعہ عشر کا اور جو کھیل ہو اسواسطے کہ اگر
بازی بدکر کھیلا ہے ان کھیلوں کو تو میسر حرام ہے صریح آیت قرآن شریف سے اور میسر ہار جیت
بازی بدی ہوئی کا نام ہے جاننا چاہیے کہ عبارت ہدایہ میں کراہت سے کراہت تحریمی یا حرمت
مراد ہے اسواسطے دلیل حرمت کی بیان کی ہے اور دلیل میں حرام کے لفظ کا اطلاق کیا ہے اور
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ جوا بازی جو ہو سب حرام ہے یہاں تک جو اخروٹ سے کھیلتے ہیں لڑکے
وہ بھی اور مسئلہ جو شخص بازی بدکر کسیطرح کا کھیل کھیلتا ہے شطرنج ہو خواہ گنجفہ خواہ اور کچھ اوسکی عدالت
ساقط ہو جاتی ہے یعنی شرع شریف میں اوسکی بات کا اعتبار نہیں رہتا اور اوسکی گواہی کسی مقدمے
میں قبول نہیں لیجاتی یہ مسئلہ ہدایہ و عالمگیری میں ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہار جیت سے شطرنج
گنجفہ وغیرہ کوئی کھیل کھیلنا گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ کرنیوالے کا شرع میں اعتبار نہیں نہ اوسکی گواہی سنی جاتی
ہے نہ اوسکی عزت و توقیر ہوتی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا اگر گناہ
کبیرہ کرنیوالا کوئی خبر تمہارے پاس لاوے تو تم تلاش کرو یعنی فقط اوسکے کہنے پر اعتبار نکرو اپنے طور پہ
تحقیق کرو حاصل یہ ہے کہ شرط بدکر ہر کھیل کھیلنا ایسا برا ہے کہ اللہ تعالی نے اوسے
بت پوجنے اور شراب پینے کے ساتھ میں منع فرمایا اور بہت طرح سے اوسکے چھوڑنے کی تاکید کی
اور حدیثوں میں بہت مذمت اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور صاف صاف
اوسکو حرام فرمایا اور اسی پر تمام امت کا اجماع ٹھہرا اسکے حرام ہونے میں کسیطرح کا شبہہ نہیں قطعی حرام
اور گناہ کبیرہ ہے جیسا شراب پینا سور کھانا ہے اوسیطرح ہار جیت کرنا ہے منکر اسکی حرمت کا
حلال جاننے والا یا خفیف اور ہلکا سمجھنے والا اسکا قطعاً کافر ہے اوسکا سوای دوزخ کے کہیں ٹھکانا نہیں

بند محفوظ رہتے اور جو گناہ کہ جی کھول کر کہیلتے ہیں فاسق وہ بھی ہین اگرچہ کافر نہون اونکی بات کا شرع میں اعتبار نہین
گواہی اونکی قبول نہین شرع میں اون سے ذلیل سمجھنے اور حقیر جاننے اور اون کے پاس نہ بیٹھنے کا
حکم ہے اور اگر وہ شخص کہیل کہلکر بے تکلف کہیلتا ہو تو اوسکی بات کیواسطے غیبت اوسکی کرنا بھی درست ہے
اور جو فاسق متعلن نہو اوسکی غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور اسیطرح بہت خرابیان ایسے شخص کے واسطے
ہین اور قیامت میں جو جو خرابیان ہونگی اون کا کیا حساب ہے اسکا بیان چوتھی ہدایت کے آخر مین بھی آویگا
انشاء اللہ تعالی خداے کریم مسلمان بھائیون کو توفیق نیک کامون کی دے اور ایسے بڑے بڑے
گناہون سے بچاوے آمین دوسری ہدایت بغیر بازی بدے کہیلنے کے بیان مین جاننا چاہیے
کہ جتنے کہیل ہین کیا گنجفہ کیا شطرنج کیا چپیسی کیا چوسر کیا لعبتین کیا نرد وہ سب حرام ہین اسواسطے کہ اگر
اونمین شرط بھی بدی گئی ہے تو وہ نص صریح سے بہت تاکید سے حرام ہوا ہے جسکا بیان پہلی ہدایت
مین ہو چکا اور اگر شرط نہین بدی تو وہ لہو وعبث ہے اور لہو وعبث بھی حرام ہے اللہ تعالی نے اوسپر
زجر وتوبیخ فرمائی ہے جس چیز پر اللہ تعالی جھڑکی کرے اوسکے کرنیوالے کا کیا حال ہوگا اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سواے تین چیزون کے ہر کہیل اور ہر عبث بیفائدہ چیز کو منع فرمایا ہے فرمایا اللہ
نے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لاترجعون سو کیا تم خیال رکھتے ہو کہ ہم نے تمکو بنایا کہیلنے کو اور
تم ہمارے پاس پھر نہ آؤگے تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے یہ جھڑکی اور توبیخ ہے اون کی غفلت پر
یعنی ہمنے تمکو عبادت ہی کے واسطے پیدا کیا کہیلنے کو نہین تفسیر حسینی مین لطائف قشیری سے نقل کیا
ہے کہ عبث کہتے ہین ایسی چیز مین مشغول ہونیکو جو حق سے باز رکھے اور حالانکہ خداے تعالی نے
ہمکو اسواسطے نہین پیدا کیا اور نہ اسکا حکم فرمایا اور حدیث شریف مین آیا ہے ما انا من دد ولا
الدد منی یعنی نہین ہون کہیل سے اور نہ کہیل مجھسے یعنی مجھے کہیل سے کچھ غرض نہین کسیطرح کا
علاقہ نہین دد بالتخفیف لہو ولعب کو کہتے ہین فتاوی حمادیہ مین اس حدیث کو ہر کہیل کے حرام
ہونیکی دلائل مین لایا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث اسپر دلیل ہے اور مشکوۃ شریف مین عقبہ بن عامر سے
مروی ہے کہا اونہون نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کل شیء یلہو بہ الرجل
باطل الا رمیہ بقوسہ وتادیبہ فرسہ وملاعبتہ امرأتہ فانہن من الحق رواہ الترمذی وابن ماجہ جو چیز کہ آدمی
کہیلتا ہے مرد باطل ہے سواے تیر اندازی کے اور اپنے گھوڑے کے سکہانیکے اور اپنی بی بی سے

رکوع ۶ سورۂ مومنون سیپارہ ۱۸ — ۱۱۵

ہنسی دل لگی کرنے کے حق مین روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے یعنی تیر اندازی اور گھوڑے
پر چڑھنا دوڑانا کودانا جوانا کا دے دینا اور جورو سے ہنسی دل لگی چھیڑ چھاڑ درست ہے سوا ان چیزونکو
کوئی کھیل حلال نہین اور روایت مین آیا ہے کل لہو المومن حرام یعنی ہر کھیل مسلمان کا حرام ہے
ان حدیثون سے صاف صاف ظاہر ہے کہ جتنے کھیل ہین وہ سب عموماً منع اور باطل او رحرام
ہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو چیز اللہ کی یاد سے روکے وہ میسر ہے اور اس مین شبہہ
نہین کہ جو کھیل ہو اوس مین غفلت اللہ کی یاد سے لازم ہے ایسے متوجہ کھیل کے ہوتے ہین کہ
کچھ کسی چیز کی خبر نہین رہتی خصوص جن کھیلون مین سوچ اور فکر بہت ہو شطرنج کھیلنے والون کو دیکھا ہے
کہ نہایت استغراق سے بھوک پیاس بھول جاتے ہین جو ستہ ضروریہ مین سے ہے اور کسی چیز کا کیا
ذکر خود کھیلنے والون کو اسکا اقرار ہے جو صاحب انصاف ہین کبھی انکار نہ کرینگے اسیطرح اور کھیلون مین
بھی غفلت ہوتی ہے کسی مین کم کسی مین زیادہ اس حدیث شریف کے موافق ایسے سب کھیلونکا
حکم جوئے کا حکم ہے اور جوئے کا حال ابھی پہلی ہدایت مین سن چکے ہو اور اللہ تعالی نے جوئے کے
حرام ہونے مین کئی چیزین ارشاد کی ہین اون مین یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی کی یاد سے اور نماز سے روکتا
ہے اور دشمنی اور خصومت دلون مین پیدا کرتا ہے اور بیشک کوئی کھیل ان دونون باتون سے
خالی نہین کہین اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روکنا اور خصومت کا دلونمین پیدا کرنا دونون جمع ہو جاتے
ہین جیسے گنجفے مین مثلاً کہین فقط ایک ہی ہے اور مسلمانون کو گالی دینا یا ہنسنا یا ٹھٹھا یا تمسخر یا آنکھ کے
اشارے سے برا کہنا سب حرام ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بزرگی مال اور آبرو
مسلمان کی اوسکے خون کی حرمت کے مانند ہے اور کعبے سے خطاب کرکے فرمایا کہ حق تعالی نے
تجکو کسقدر بزرگی دی ہے لیکن مسلمان اور اوسکی جان و مال و آبرو کی بزرگی تجھسے زیادہ ہے
اور کھیلون مین ایسا کھیل کم ہوگا جس مین ایک کا دوسرے پر ہنسنا اور اوسکا بنانا اور عوام کمینہ
مزاجون مین گالی بھی دینا نہوتا ہو بلکہ جس کھیل مین قمار نہین کھیلتے ہین اکثر اوسمین مقصود یہی ہوتا ہے
اسواسطے سب کھیلون سے احتراز اور بچنا لازم ہے فقہ کی کتابون مین صراحتاً لکھا ہے کہ سب کھیل
حرام اور باطل ہین سوا ے تین کے جنکا ذکر ہم ابھی کر چکے ہین ہدایے مین لکھا ہے وان لم یقامر فہو عبث ولہو
وقال علیہ السلام لہو المومن باطل الا الثلاث تادیبہ لفرسہ ومناضلتہ عن قوسہ وملاعبتہ مع اہلہ انتہی اگر

کھیل مین بازجیت کی تو وہ بھی عبث اور لہو ہے اور فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیل مسلمان کا
باطل ہے سواے تین کھیلون کے اپنے گھوڑے کو سکھانا اور اپنے تیر اندازی کرنا اور اپنی بی بی سے
دل لگی کرنا اور مختار کے ابتدا سے کتاب الحظر والاباحۃ مین لکھا ہے ودلت المسألۃ ان الملاہی کلہا حرام و لا
کی مسئلے نے اس بات پر کہ مقرر کھیل سب کے سب حرام ہین اور اسی کتاب کے آخر مین ہے وکرہ کل لہو
لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام لہو المسلم حرام الا ثلثۃ ملاعبتہ اہلہ وتادیبہ لفرسہ ومناضلتہ بقوسہ یعنی مکروہ تحریمی
ہے ہر کھیل واسطے فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر کھیل مسلمان کا حرام ہے سواے
تین کھیلون کے ملاعبت اپنی بی بی سے اور سکھانا اپنے گھوڑے کا اور تیر اندازی اور فتاوے حمادیہ
مین ہے قال اہل السنۃ والجماعۃ ان کل ما کان من اللعب فانہ یکون حراما الی ان قال الا الثلثۃ ملاعبۃ
الرجل امرأتہ وملاعبۃ فرسہ ورمیہ کہا اہل سنت وجماعت نے کہ مقرر جس جنس مین کھیل ہو وہ حرام ہے
اسکے بعد کچھ اور چیزین بیان کر کے کہا ہے سواے تین کھیلون کے کھیلنا مرد کا اپنی بی بی سے اور اپنے
گھوڑے سے کھیلنا اور تیر لگانا اور لابدمنہ مین لکھا ہے بازی کردن بشطرنج یا نرد یا چوپڑ یا مانند آن حرام
واگر دران مال مشروط باشد قمار باشد وحرام قطعی وگناہ کبیرہ باشد ومنکر حرمت آن کافر باشد
و نیز لعب پرانیدن یا جنگانیدن مرغ ومانند آن حرام ست کھیلنا شطرنج یا نرد یا چوپڑ کا یا جو اسکے
مانند ہو حرام ہے اور اگر اوسمین مال بدا ہو تو جوا ٹھہریگا اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہوگا اوسکی حرمت
ہونیکا منکر کافر ہو جائیگا اور کھیل کبوتر اوڑانے یا مرغ لڑانیکا حرام ہے اور نصاب الاحتساب
مین ہے من اللعب الذی یجب بسببہ التعزیر اللعب بالحمام قال محمد رحمہ اللہ السفلۃ من یلعب بالحمام
ویقامر یعنی جن کھیلون کے سبب مواخذہ کیا جاتا ہے ایک اونمین کبوترون کا کھیل ہے فرمایا امام
محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سفلہ وہ ہے کہ کبوتر اوڑاوے اور جوا کھیلے ان حدیثون اور فقہ کی روایتون
سے صریح سب کھیلون کی حرمت ثابت ہے شطرنج ہو خواہ گنجفہ خواہ چوپڑ اب اگر کوئی کھیل مباح ہو تو
اوسکے واسطے حدیث شریف یا کتاب فقہ سے سند چاہیے میرا انحصار انہا فقط معتبر نہین
جیسے تین کھیل کہ حدیث شریف مین مذکور ہو چکے یا جیسے فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ موسم
کے موسم مین جوانون کا خربوزون سے کھیلنا مباح ہے اور حمادیہ مین لکھا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لوگ یہ کھیل کھیلتے تھے یا اور جو اسکے مانند ہو اسی واسطے

التفسیر احمدی میں ایک قاعدہ بیان کیا ہے فالحاصل ان اللعب بالقمار ای لعب کان حرام بالاجماع وبدون القمار فما فیہ نص قطعی حرام بالاجماع وفیما فیہ شبہۃ اختلاف فیہ یعنی حاصل کلام کا یہ ہے کہ کھیل بشرط بد کر کھیلنا باجماع علما حرام ہے کوئی کھیل ہو اور بغیر شرط بدے جس کھیل میں دلیل قطعی ہے حرام ہے بالاجماع اور جس کھیل کے حرمت کی دلیل میں کچھ شبہ ہے اوسمیں اختلاف ہو گیا عالمگیری میں ہے کل لہو ما سوی الشطرنج حرام بالاجماع واما الشطرنج فاللعب بہ حرام عندنا یعنی جو کھیل کہ سوا شطرنج کے حرام ہے تمام علماے امت کے نزدیک لیکن شطرنج کا کھیلنا حنفیہ کے نزدیک حرام ہے جیسا شطرنج کا اسمیں استثنا کیا ہے اور نرد جنس کتابوں میں ہے اسکی حقیقت ہم آئندہ ابیات میں بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی مسلمان بھائیو اللہ تعالی ہمکو اور تمکو توفیق خیر کی دے اتنا سمجھو لوگ آخرت کے عذاب اور قیامت کی شدت میں پیاس کا صدمہ گرمی آفتاب کی تپش میں پل صراط پر سے گرنا دوزخ میں جلنا کھولتے ہوئے پانی کا پینا تھوہر کڑوے کانٹے دار درخت کا کھانا تجدید عذاب کیلیے ہر دن میں ستر ستر ہزار بار کھال کا بدلا جانا سانپ اور بچھووں کا ڈسنا اور سوا اسکے ہزار طرح کی آفتیں خدا اور رسول خدا کے نافرمانوں کے لیے ہیں اور بچاؤ انسے اوسی شخص کو ہو گا جو خدا اور رسول خدا کا فرمانبردار پیرو ہوگا جب یہ آیتیں اور حدیثیں اور علماے دین کی روایتیں سن چکے تو پھر واجب ہے کہ جتنے کھیل ہیں سب کو چھوڑ دو اور توبہ کرو نہیں تو خدا اور رسول خدا کے نافرمانوں میں داخل ہوکے اور قیامت میں بہت طرح کے عذاب دیکھو گے اوسوقت کا رونا پیٹنا کچھ کام نہ آویگا جنھوں نے شطرنج ہرگز نہ بچاویگا

عشرین ہدایت نرد و شطرنج کے بیان میں

قاموس میں لکھا ہے کہ شطرنج شین معجمہ کے زیر سے ہے اور اسکو لغت مشہور میں مفتوح نہیں کرتے اور سین مہملہ سے بھی لغت ہے انتہی ہماری زبان میں فقط فتحہ شین معجمہ سے مستعمل ہے کسرہ یا سین مہملہ نہیں بولتے چونکہ نرد قریب قریب شطرنج کے ہے اسواسطے ہمنے اسکو بھی شطرنج کے ساتھ بیان کیا ورنہ مقصود اصلی فقط شطرنج کا بیان ہے معلوم ہو کہ جو حدیثیں مطلق کھیل کی ممانعت اور شناعت میں وارد ہیں وہ بحکم اطلاق حرمت شطرنج اور نرد کو بھی مفید ہیں کہ مطلق جب تک اپنے اطلاق پر باقی رہتا ہے اوسکا حکم ہر ہر فرد تک پہونچتا ہے لیکن شارع نے چونکہ بہت فساد نرد اور شطرنج میں ملاحظہ فرمائے خاص ہر ہر فرد کو بھی منع فرمایا اور نہایت مرتبے کی

تاکید کی یہاں تک کہ بعضی روایتوں میں شطرنج کھیلنے والے کے حق میں ایسے لفظ کا اطلاق آیا ہے کہ جو کہ اسکا اطلاق
شرع شریف میں سوائے کافر بے ایمان کے اور کسی پر نہیں آتا مشکوٰۃ شریف میں ہے عن بریدۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یدہ فی لحم الخنزیر ودمہ رواہ مسلم حضرت بریدہ سے
روایت ہے کہ مقرر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کھیلا نردشیر پس گویا کہ رنگا اوسنے اپنا
ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں روایت کیا اسکو مسلم نے وعن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصی اللہ ورسولہ رواہ احمد وابو داؤد اور حضرت ابی موسی اشعری
سے روایت ہے کہا البتہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کھیلا نرد پس مقرر اوس نے
نافرمانی کی خدا کی اور رسول خدا کی روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے وعن علی انہ کان یقول الشطرنج
ہو میسر الاعاجم حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مقرر فرماتے تھے شطرنج جوا
ہے عجمیوں کا یعنی جب شرط بد کر کھیلیں اوسوقت تو حقیقت میں جوا ہے اور اگر شرط بد کر نہ کھیلیں
تو صورت میں اور صورت اوسکی سے کرنا بھی منع ہے یہ فرمایا ہے ملا علی قاری نے مرقاۃ میں وعن ابن
شہاب ان ابا موسی الاشعری قال لا یلعب بالشطرنج الا خاطی حضرت ابن شہاب زہری سے روایت
ہے کہ مقرر کہا ابو موسی اشعری نے نہیں کھیلتا ہے شطرنج سوائے گنہگار کے یعنی جو کھیلتا ہے وہ
گنہگار ہی ہے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث اپنے اطلاق سے شامل ہے اوسکو جسمیں شرط بدی
جاوے اور اوسکو بھی جسمیں شرط نہ بدی جاوے اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے یعنی اسکا سلسلہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات تک منتہی نہیں ہوتا لیکن حکم مرفوع میں ہے
اسواسطے کہ ایسے حکم صحابی اپنی راے سے نہیں بیان کرتے سنا ہوا فرماتے ہیں اور عنقریب
انھیں ابن شہاب کی روایت سے وہ حدیث آتی ہے جو قوی کرتی ہے اس بات کو کہ یہ حدیث
حقیقۃً مرفوع ہے مرفوع اوس کو کہتے ہیں کہ جسکا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا
یعنی صحابی نے یہ کہا ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابی تک منقطع ہو جاے
وعن ابن شہاب انہ سئل عن لعب الشطرنج فقال ہی من الباطل ولا یحب اللہ الباطل رواہ
البیہقی فی شعب الایمان اور انھیں ابن شہاب سے مروی ہے کہ مقرر سوال کیا گیا اون سے
شطرنج کھیلنے سے پس فرمایا اونھوں نے وہ باطل چیزوں سے ہے اور اللہ تعالی باطل چیز کو

دوست نہیں رکھتا روایت کیا ان تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں جیسے ان سب حدیثوں کو
مشکوۃ شریف سے نقل کیا ہے اور جامع صغیر علامہ سیوطی میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملعون من لعب بالشطرنج والناظر الیہا کالآکل لحم الخنزیر یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہے وہ
شخص جو شطرنج کھیلے اور دیکھنے والا شطرنج کا گویا گوشت سور کا کھانیوالا ہے یہ حدیث بہت خوف
کی جگہ ہے اسلیے کہ لعنت کا لفظ سوا ے کافر کے اور کسی پر نہیں کہتے اوسکو رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے شطرنج کھیلنے والے پر اطلاق فرمایا اور سور کا گوشت حرام قطعی ہے نص صریح سے ثابت منکر
اوسکے حرمت کا سبکے نزدیک کافر ہے شطرنج دیکھنے والیکو اوسکے کھانے والے سے تشبیہ دی
اس سے زیادہ مذمت اور برائی کیا ہوگی اور سوا اسکے اور حدیثیں بھی سخت مضمون کی شطرنج کے باب
میں آئی ہیں فقہ کی روایتوں کے ذیل میں بعضی بعضی مذکور ہونگی محقق نے شرح سفر السعادۃ میں لکھا ہے
از امیر المومنین علی آوردہ اند کہ بقومی گذشت کہ لعب میکردند بشطرنج پس تجهید بر ایشان وشدت نمود
وفرمود اما دآگاہ باشید ای قوم کہ شما برای غیر اینکار آفریدہ شدہ اید واگر ترس این نمی بود کہ سنت
وطریقہ خواہد شد ہر آئینہ میزدم من این را بر روی شما رواہ البیہقی وہ از ابن عساکر نیز آمدہ کہ وی رضی اللہ عنہ
گذشت بر قومیکہ بازی میکردند بشطرنج وفرمود ما ہذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون لان مساس کند یکی از شما
اخگر را تا آنکہ سرد شود بہتر است از آنکہ مساس کند این را روایت کردہ اند این حدیث را از ابن ابی شیبہ
وعبد بن حمید وابن ابی الدنیا در ذم ملاہی وابن المنذر وابن ابی حاتم وبیہقی ونیز از وی رضی اللہ عنہ
آمدہ کہ فرمودہ کہ سلام مکن بر اصحاب نرد شیر وشطرنج رواہ ابن عساکر ونیز آمدہ ملعون من لعب بالشطرنج
والناظر الیہا کالآکل لحم الخنزیر ونیز آمدہ کہ حق سبحانہ وتعالی را در ہر روز سیصد وشصت نظر رحمت ست بر بندگان
خود ونظر نمیکند در آن بسوی صاحب شطرنج وآمدہ کہ ہر کہ لعب کند بہ نردشیر گویا کہ در آورد دست خود را
در لحم خنزیر وامثال این احادیث وآثار بسیار آمدہ ودر مذہب شافعی بالجملہ رخصتی درین باب ہست مشہور
د مختار ودر مذہب حنفی حرمت وکراہت ست انتہی بالفاظہ یہ حدیثیں جو ذکر کی گئیں بعضی انمیں سے مرفوع ہیں اور
بعضی موقوف لیکن چونکہ حدیث میں آیا ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ
لازم پکڑو تم میرا طریقہ اور خلفا سیدھا رستہ چلنیوالے ہدایت پائے ہوؤں کا طریقہ چنگل مارو تم اونکے طریقے کو ساتھ اور داڑھوں کے پکڑو
اوسکو یعنی اونکے طریقے کو خوب مضبوط اختیار کرو اور دوسری حدیث میں آیا ہے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اصحاب

میرے مانند ستارونکے ہین جسکی پیروی کی تمنے ہدایت پائی تمنے اس سے معلوم ہوا کہ جسطرح حضرت رسول خدا
کی اطاعت چاہیے اوسیطرح خلفای راشدین اور باقی صحابہ کرام کی بھی اور علاوہ اسکے علماے حدیث
کے نزدیک ایسی بات مین موقوف بھی حکم مرفوع مین ہے چنانچہ ملا علی قاری سے تصریح بھی گذر چکی اور
شیخ محقق دہلوی رحمہ اللہ نے شرح سفر السعادۃ کے مقدمے مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی صحابی کسی کام پر
حکم فرماے کہ یہ طاعت یا معصیت خدا اور رسول خدا کی ہے تو بھی حکم رفع مین ہے پس ان حدیثون سے
شطرنج اور نرد کا بالخصوص حرام ہونا بہت اچھی طرح سے صاف صاف ظاہر ہے اور یہی مذہب ہے
حنفیہ اور مالکیہ اور حنبلیہ تمام علماے اہل سنت وجماعت کا امام شافعی صاحب کا البتہ خلاف
نقل کرتے ہین اوسکا جواب ہم عنقریب دیتے ہین مرقاۃ شرح مشکوۃ مین لکھا ہے قال المنذری ذہب جمہور
العلماء الی ان اللعب بالنرد حرام وقد نقل بعض مشایخنا الاجماع علی تحریمہ واما الشطرنج فمذہبنا ومذہب
الجمہور ایضا علی تحریم اللعب بہ مطلقا وقال الشافعی مباح بشروط معتبرۃ عندہ کہا منذری نے اکثر
ہین بہت علماء دین کے اسطرف کہ نرد کھیلنا حرام ہے اور مقرر نقل کیا ہمارے بعض اوستادون نے
اجماع اوسکی حرمت پر لیکن شطرنج پس مذہب ہمارا اور مذہب اکثر عالمون کا بھی شطرنج کی حرمت پر ہے
مطلقا یعنی ہار جیت ہو خواہ نہو اور فرمایا امام شافعی صاحب نے کہ مباح ہے کئی شرطون سے جو انکے
نزدیک معتبر ہین ہدایہ مین ہے وقال بعض الناس مباح اللعب بالشطرنج لما فیہ من تشحیذ الخواطر وتذکیۃ
الافہام وہو محکی عن الشافعی ولنا قولہ علیہ السلام من لعب بالشطرنج والنردشیر فکانما غمس یدہ فی
دم خنزیر ولانہ نوع لعب یصد عن ذکر اللہ تعالی وعن الجمع والجماعات فیکون حراما لقولہ علیہ السلام
ما الہاک عن ذکر اللہ فہو میسر اور کہا بعضے آدمیون نے کہ شطرنج کھیلنا مباح ہے اسلیے کہ اسمین تیزی طبیعتونکی اور
تیزی سمجھ کی ہوتی ہے اور یہ حکایت کیا گیا ہے امام شافعی صاحب سے اور حنفیہ کی دلیل اسکی حرمت پر حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے فرمایا جسنے شطرنج یا نرد کھیلی گویا کہ اوسنے اپنا ہاتھ سور کے خون مین ڈبویا اور
اسواسطے بھی حرام کہتے ہین کہ یہ کھیل روکتا ہے اللہ تعالی کے ذکر اور یاد سے اور جمعہ اور جماعتون سے پس حرام ہوگا
اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو چیز تجھے روکے اللہ تعالی کی یاد سے وہ جوا ہے اور نصاب
الاحتساب میں ہے لا یجوز ان یتعلم الشطرنج لانہ یؤدی الی ان فعل اللعب بقصد التقرب وقال اللہ
تعالی اعوذ باللہ اتقوا اللہ حق تقاتہ اگر کہیں کہ سکتے ہیں کہ شطرنج سے لڑائی سیکھی جاتی ہے کیونکہ اس سے

لازم آتا ہے کہ کھیل کود سے عبادت مقصود ہو اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کہے فرمایا اور نہ ٹھہراؤ تم خدا کی قسمون کو
کھیل وغیرہ اسی کتاب میں ہے ھل یجوز اللعب بالشطرنج اذا کان لتشحیذ الخاطر وتھذیب الشعور الجواب ذکر
فی التجنیس والمزید رجل قال اللعب بالشطرنج لتھذیب الفھم غیر حرام فقال امرأته اگر این بازی کہ من میکنم
حرام است از کتاب یا از خبر یا از قیاس زن از وی سہ طلاق وقع الطلاق علی امرأته لان اللعب بالشطرنج حرام
بالآثار الصحابہ رضی وبقیاس صحیح یعنی آیا جائز ہے شطرنج کھیلنا جب تیزی خاطر اور درستی فہم کے واسطے
ہو جواب یہ ہے کہ ذکر کیا گیا کتاب تجنیس ومزید میں کہ کسی شخص نے کہا کھیلنا شطرنج کا درستی فہم کے لیے
حرام نہیں پھر فارسی میں کہا اگر یہ کھیل کہ میں کھیلتا ہوں حرام ہے قرآن یا حدیث یا قیاس سے تو
عورت اوسکی طرف سے تین طلاقوں کے ساتھ مطلق ہے اس صورت میں طلاق پڑ جائیگی اسلیے کہ شطرنج کھیلنا
حرام ہے حدیث اور قیاس صحیح سے اور ذخیرہ سے نقل کیا ہے کہ کسی نے فقیہ ابوجعفر عیاض سے اوس
شخص کا حال پوچھا کہ شطرنج کھیلتا تھا سو اوسکی عورت نے کہا نہ کھیل شطرنج میں نے علما کو کہتے سنا ہے
کہ جو کوئی شطرنج کھیلے وہ خدا کے دشمنوں میں سے ہے پس شوہر بولا اب کہ میں دشمن خدا کا ہوا بازر ہون
اور چلی جا تو پس فقیہ نے سائل کو جواب دیا کہ یہ امر سخت ہے ہمارے علما کے قول پر چاہیے کہ طلاق
بائن ہو جاوے اوسکی عورت کو پھر سے لیوے نکاح کرے تفسیر احمدی میں ہے وان کان بدون القمار فالنرد حرام
بالاجماع والشطرنج حرام عندنا ومباح عند الشافعی بشرط ان کونه غیر مانع من الصلوة ورد السلام وکونه غیر مقرون
بالقمار اور اگر بغیر شرط بدنے کے ہو تو نرد سبکے نزدیک حرام ہے اور شطرنج حنفیہ کے نزدیک حرام ہے اور امام شافعی
کے نزدیک مباح ہے اس شرط سے کہ نماز سے مانع نہو اور سلام کے جواب دینے سے نہ روکے اور بازی بدی نہ
جاوے اور کثرت مداومت اوسکے کھیلنے کی نہو عالمگیری میں ہے واما الشطرنج فاللعب به حرام عندنا لیکن شطرنج پس
اوسکا کھیلنا حرام ہے حنفیہ کے نزدیک درمختار میں لکھا ہے وکرہ تحریما اللعب بالنرد وکذا الشطرنج بکسر اوله ویہمل
ولا یفتح الا نادرا واباحه الشافعی وابو یوسف فی روایة اور مکروہ تحریمی ہے کھیلنا نرد اور ایسا ہی شطرنج کسرہ اول
سے اور سین مہملہ بھی لغت عرب میں آتا ہے اور فتحہ کم ہی ہوتا ہے اور مباح کیا اوسکو شافعی اور ابو یوسف
نے ایک روایت میں ظاہرا امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما دونون سے اباحت کی
روایت آئی ہے تو امام شافعی کے مذہب پر بھی مباح ہونا معتبر نہ ٹھہرا جیسا کہ نصاب الاحتساب میں مذکور ہے
الکراہیۃ فان قیل روی عن الشافعی رح ان اللعب بالشطرنج لا باس قیل یجوز للمحتسب ان یحتسب علیه

وکیف یجوز لعاقل اشتغال بان تعتقد نیہ مذہبہ فیقول ذکر الغزالی فی خلاصتہ مکروہ عند الشافعی ایضا فلعل ما وقع

فی کتبنا قولہ الاول یعنی اگر اعتراض کیا جاے کہ مروی ہے امام شافعی رح سے کہ شطرنج کھیلنے کا مضائقہ نہین پھر کیا پہونچتا ہے محتسب کہ مواخذہ کرے اوسپر اور کیونکر ہو نچیگا شاید کھیلنے والا بہانہ کرے حجت پکڑ کر کہ پیروی کی ہے مینے اسمین مذہب شافعی کی تو ہم جواب مین کہینگے کہ ذکر کیا امام غزالی رح نے اپنی کتاب خلاصہ مین کہ شطرنج کھیلنا مکروہ ہے شافعی کے نزدیک بھی پس جو ہماری کتابون مین واقع ہوا شاید اونکا پہلا قول ہے یعنی امام غزالی رح آئمہ شافعیہ سے ہین اپنے مذہب کی جوبات وہ کہین زیادہ معتبر ہے جب انھون نے کراہت کی تصریح کی تو اباحت کی روایت امام شافعی سے جو ہماری کتابونمین منقول ہے اونکا پہلا قول ہوگا کہ اوس سے رجوع کرکے آخر کو کراہت کے قائل ہوگئے اب سمجھنا چاہیے کہ مدار مذہب کا جمہور پر ہے ہر مذہب مین جوبات معتمد و مفتی بہ اور مختار جمہور کی ہو وہی مسلم ہوتی ہے قول مخالف جمہور شاذ و نادر و غیر مفتی بہ کا اعتبار نہین جوبات جمہور سلف اہل سنت نے تحقیق و تنقیح کرکے توضیح و تصریح سے لکھدی ہے وہی معتبر ہے کوئی مذہب کم خالی ہوگا جسمین روایات شاذہ و ضعیفہ پائی جاتین مگر اونکا اعتبار نہین ہوتا اسیواسطے ائمہ دین تتبع شاذ و نادر کو ضلال و تبدع کہتے ہین جیسے باب شطرنج مین تمام علماے حنفیہ سے اسکی حرمت بہت تاکید و تقویت سے منقول ہے اور کیون نہو صحیح صریح حدیثین اسکی حرمت اور مذامت اور شناعت پر دلالت کرتی ہین چنانچہ بعض حدیثین اور علماے دین کی روایتین ہم لکھ چکے انسے خوب تحقیق ثابت ہوا کہ مفتی بہ اور مختار تمام علماے اہل سنت کے نزدیک حرمت شطرنج کی ہے پھر جو ایک روایت اباحت شطرنج کی بشروط معلومہ امام شافعی اور قاضی ابو یوسف سے درمختار مین نقل کی وہ ہرگز قابل عمل اور اعتبار کے نہین روایت قوی اور معتمد علیہ جو قاضی ابو یوسف صاحب سے ہے وہ حرمت کی ہے اسیواسطے ان سب کتابون مین کہین روایت اباحت کی اونسے نقل نہین کی گئی بلکہ اجماع حنفیہ کا شطرنج کی حرمت پر نقل کرتے ہین اور اجماع اوسیوقت تک ہے کہ روایت اباحت کی نہایت ضعیف غیر معتمد مرجوع عنہ ہو ہدایہ و عالمگیری مین لکھا ہے کہ قاضی ابو یوسف اور امام محمد شطرنج کھیلنے والون پر اونکی تذلیل و تحقیر کے لیے سلام کرنا مکروہ جانتے تھے یہ گویا نص ہے اسپر قاضی صاحب کے نزدیک بھی حرام ہے اور اونسے معتبر روایت یہی ہے درمختار والی روایت غیر معتمد مرجوع عنہ ہے چنانچہ صاحب درمختار نے بھی فی روایۃ کا لفظ لکھکر اوسکے ضعف کی طرف اشارہ کیا اگر روایت قوی ہوتی مطلق چھوڑتا اس روایت پر کسیطرح عمل اور اعتماد

نچاہیے جو کوئی اسپر عمل اور اعتقاد کرے گا معتبر خاطی اور گنہگار رہیگا اور امام شافعی صاحب کی طرف جو نسبت
اباحت شطرنج کی کئی شرطون کے ساتھ کرتے ہین اور اوسکی دلیل مین تذکیۂ فہم اور اطلاع فنون حرب لاتے
ہین اوسکا حال یہ ہے کہ مذہب ہر صاحب مذہب کا اہل مذہب کی کتابون سے البتہ تحقیق ثابت ہوتا ہے
غیر مذہب والون سے تنقیح ہر ہر جزئی کی خوب نہین ہوتی اسواسطے کہ یہ سبب ہے کہ مذہب مین ہر جزئی کی
روایتین ہوتی ہین اس سبب سے کہ مجتہد نے اپنے اجتہاد سے کبھی ایک حکم فرمایا کبھی دوسرا
حکم اوسکے خلاف استخراج کیا اون کے تلامذہ اور علمائے مذہب نے دلائل مین غور کر کے صحیح کو سقیم سے
خوب ممتاز کر دیا اور بہت کوششون اور محنت سے تنقیح و تنقید کر کے قوی کو ضعیف سے جدا کیا لیکن
روایات مرجوحہ بھی باقی رہگئین وہ اون سے محو کر دیا یا صفحات کاغذ سے مٹا دیا اون کے اختیار مین
نتھا جو لوگ صاحب مذہب ہوتے ہین تمام عمر اپنے مذہب کی کتابون کی خدمت کرتے ہین ہر ہر جزئی
سے خوب واقف ہوتے ہین اور راجح مرجوح قوی ضعیف صحیح غلط غیر معتمد کو کا ٹھیک جانتے ہین یہ بات
دوسرے مذہب والیکو کم حاصل ہوتی ہے اسیواسطے صاحب ہدایہ سے باوجود نہایت مرتبہ تحقیق و تنقیح کے
بعضے استنادون مین سہو ہوگیا جیسا کہ نسبت متعہ کے امام مالک صاحب کے طرف کی اور حالانکہ اونکا
مذہب نہین کوئی روایت ضعیف غیر معتمد ہو تو ہو جب یہ بات ٹھہری تو اون کے مذہب کی کتابون کیطرف
رجوع کرنا چاہیے ہندوستان مین سب حنفی مذہب ہین الا ما شاء اللہ اس سبب سے اونکی کتابین ہر جگہ میسر
نہین اب اونکی دلیل پر جو ہماری کتابون مین منقول ہے نظر چاہیے کہ صحت دلیل کی صحت مدلول کو مستلزم ہے تفصیل
اوسکی دلیل کی جو مجمل ہماری کتابون مین لکھی ہے یہ ہے کہ شطرنج کھیلنے مین قوت فکریہ کا استعمال ہوتا ہے اس سبب سے
قوت فکریہ مین حدت اور مدرکہ مین تیزی آتی ہے اور بنا شطرنج کی لڑائی پر ہے اس سے دشمن کے مغلوب کرنیکے
اور اوسکے [illegible] سکھنے کے قواعد خوب معلوم و منضبط ہو جاتے ہین اسیلئے مباح ہے بشرطیکہ بازی بدی نہو اور
اتنی غفلت نہو کہ یاد الہی اور نماز اور جمعہ اور جماعت فوت ہوون یا تاخیر وقت مستحب مین ہو یا اور کسی
واجب مین خلل پڑے اور اوسکے کھیلنے کی مداومت اور کثرت نکرے اور اوسکے سبب سے عین مشغولی مین بیہودہ
لڑائی جھگڑا نکرے جھوٹ نبولے جھوٹی قسم نکھاوے پہلی شرط اسواسطے کہ اگر بازی جیتنا ہوئی تو وہ قمار ہوجاویگا
جو اکثر قطعی سے حرام ہے دوسری شرط اسیلئے کہ جو چیز اللہ تعالی کی یاد اور واجبات شرعیہ سے روکتی ہے
یا خلل واجبات مین ڈالتی ہو وہ حرام ہے تیسری اور چوتھی شرط کی یہ وجہ کہ مداومت و کثرت چیز لایعنی کی اور اشتغال

اہل ہستے جب ہو جائیگا غفلت یاد الٰہی اور واجبات وغیرہ سے تارک ہوگی اور امور مباحہ میں تضییع اوقات
اور ہمیشہ یا اکثر مشغولی اس طرح پر کہ موجب امر حرام کے ہو منع ہے حاصل اس تفصیل کا یہ ہے کہ جب
شطرنج کھیلنے میں فائدہ قابل اعتبار کے سوا لہو و عبث نہ رہا اور مقتضی اباحت کا پایا گیا اور غفلت یاد الٰہی
اور سوا اوسکے جو چیزیں مانع اباحت کی ہیں اونکا خوف ناشد کیا ہے تو وقت وجود مقتضی اور عدم مانع
کی اباحت ثابت ہوگی یہ تفصیل اور حاصل تفصیل ہے امام شافعی صاحب کی دلیل کا اب ایک قاعدہ
سنا چاہیے کہ حرمت اشیا کی دو طرح پر ہے عارضی اور ذاتی عارضی حرمت وہ ہے کہ کسی حلال چیز میں کسی سبب
کے عارض ہونیسے آجاوے جیسے مثلا ہوا بود ار گوشت ذبیحہ حلال کا کہ تغیر سڑنے اور بوئے بد کے عارض
ہونیسے حرام ہو گیا ورنہ بنفسہ حلال تھا یا جیسے حرمت بیع کی اذان جمعہ کے بعد کہ بسبب قرب نماز جمعہ
کے منع ہوگئی اور ذاتی وہ ہے کہ موقوف کسی سبب اور عارضی پر نہو عین ذات پر شارع نے حکم حرمت
اور بطلان کا کیا ہو جیسے شراب انگور کی مثلا کہ وہ نشہ کرے خواہ نکرے بہر حال حرام ہے ایک قطرہ
ہو یا ایک مٹکا حرمت عارضی ایک چیز میں کبھی پائی جاتی ہے اور کبھی اوسی چیز میں نہیں پائی جاتی تابع سبب
کے ہی اگر سبب پایا جائیگا حرمت ہوگی نہیں تو نہیں یہ بات حرمت ذاتی میں نہیں ہے ذاتی میں حکم
حرمت کا شارع کی طرف سے ذات شے پر ہوتا ہے جب تک ذات باقی رہیگی حرمت اوسکو لازم ہے کبھی
وہ چیز حلال نہوگی یہ نہیں ہو سکتا کہ خمر خمر رہے اور حلال ہو جاوے یا سور کسی وجہ سے کبھی حلال ہو یہ کسی مذہب
میں مذاہب اربعہ سے کسی کے نزدیک نہیں ہو سکتا اب سمجھنا چاہیے کہ شطرنج کی حرمت قبل ثبوت ان
حدیثوں کے جو ہمنے اس رسالہ کی ابتدا میں نقل کی ہیں البتہ عارضی تھی اوسوقت اباحت شطرنج کیواسطے ایسی شرط
لگانا جس سے حرمت عارضی دفع ہو اور تذکیہ افہام وغیرہ فائدے اسکے کھیل پر مترتب کرنا تاکہ عبث نہو
مفید تھا لیکن جب حدیثیں بالخصوص شطرنج کی حرمت میں وارد ہوئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور بعض خلفاے راشدین اور صحابہ کرام نے اوسکی بہت برائی اور شناعت بیان فرمائی حرمت اوسکی
ذاتی ہو گئی اب نفس لعب شطرنج کسی کیفیت پر ہو حرام ہے تذکیہ فہم وغیرہ بیکار ہے جو چیز حرام بعینہ ہو گئی
تذکیہ افہام کیا ایجاد افہام بھی اباحت کے لیے مفید نہیں ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں فی شرح
السنۃ واختلفوا فی اباحۃ اللعب بالشطرنج فرخص فیہ بعضھم لانہ قد یتبصر بہ فی امر الحرب ومکیدۃ العدو وقلت ما اضعف
ہذا التعلیل وما استخف ہذا التاویل مع النصوص الواردۃ فی ذمہ وعدم ثبوت فعلہ من اصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی

میں ہی اختلاف کیا فقہا نے اباحت شطرنج میں پس رخصت دی اونھین بعض نے اسواسطے کہ اس سے
بینائی حاصل ہوتی ہے لڑائی میں دشمن کے مکر کیا میں لیکن ضعیف ہے یہ دلیل اور کیا ضعیف ہے یہ دلیل ساتھ
صریح صحیح حدیثون کے کہ اوسکی برائی میں وارد ہیں اور باوجود ثابت ہونیکے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے فعل سے جب امام شافعی کی یہ دلیل صحیح نہوئی اور اس قول اباحت پر یہی دلیل تھی تو فقط وہ
امام شافعی صاحب کا رہگیا جسکو پہلے اوسکے ثبوت میں کلام ہے کہ یہ روایت اونسے صحیح ہے یا نہیں اور اگر صحیح ہے تو ضعیف
وغیر معتمد ہے یا قوی و معتمد علیہ ہے دلیل کے ضعف و بطلان سے معلوم ہوتا ہے کہ بر تقدیر ثبوت کے یہ کوئی
روایت ضعیف امام شافعی صاحب سے ہوگی معمول بہا شافعیہ کی نہوگی اسیواسطے بعض اساتذہ نے
باب شطرنج میں جب بعض علماے شافعیہ سے پوچھا اونھون نے اپنے مذہب میں اسکی اباحت سے انکار کیا
صاحب ہدایہ کہ جو اباحت کی روایت کرنیوالون میں اسبق و اولی ہے اپنی عبارت میں اسطرف اشارہ فرمایا ہے
کہ ہو یحکی عن الشافعی کہا یعنی یہ حکایت کیا گیا ہے شافعی سے وہو ما علیہ الشافعی یا ہو مذہب الشافعی یا
خلافا للشافعی نفرمایا یعنی ایسا لفظ جو دلالت کرے اونکے مذہب ہونے پر اور بعض الناس کی ساتھ تعبیر کرنا
بھی ایسے مقام میں خالی تضعیف سے نہیں بعد صاحب ہدایہ کے جن علمانے اباحت شطرنج کی نسبت امام
شافعی صاحب کی طرف کی ظاہرا شافعیہ کی کتابون کیطرف رجوع نفرمایا اور مذہب مفتی بہ اونکا اسباب
میں تحقیق نکیا فقط ظاہر عبارت ہدایہ سے حکم اباحت کا کر دیا حالانکہ مفاد اوس عبارت کا فقط اتنا ہے کہ
کہ روایت اباحت کی امام شافعی سے ہے اوس سے لازم نہیں آتا کہ وہ روایت اونکے یہان معتبر و معتمد علیہ
بھی ہو اگر کتب شافعیہ کیطرف رجوع کرتے اور مذہب مفتی بہ کی تحقیق فرماتے تو اباحت کی نسبت اسطرح پر
نکرتے کہ اوس سے اونکا مذہب ہونا معلوم ہوتا جسنے اونکی کتابون کا تتبع کیا مذہب معتمد سے واقف ہوا جیسا
کہ ہمارے استاذ الاستاذ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے تتبع فرمایا اور امام غزالی ہے جو علماے کبار
شافعیہ سے ہیں مذہب محقق شافعیہ کا تحفہ اثنا عشریہ کے مکاید شیعہ میں نقل فرماتے ہیں کید صد و چہارم
آنکہ گویند اہل سنت لعب شطرنج را جائز داشتہ اند و حالانکہ لعب لہو در شرع مذموم ست و از نصوص
قرآن مجید نکوہش آن معلوم جواب ازین طعن آنکہ حنفیہ و مالکیہ و حنابلہ قائل بحرمت لعب شطرنج اند و اتباع
والد او برحرمت آن روایت کنند و شافعی را دو قول ست در قول اول مکروہ ست بچہار شرط اول آنکہ نماز را از وقت
مختار خود تاخیر نکند و در اداے آن غفلت و ترک سنن و آداب ننماید دوم آنکہ قمار در میان نباشد سوم آنکہ

واجبات دیگر بسبب این شغل ترک کنند مثل خدمت والدین وتفقد اهل وعیال وزیارت وعیادت حقوق
واتباع جنازه چنانچه اکثر در حین شغل نزاع وجدال ودروغ وقسم دروغ وزبان بسیار بحکم آلات مصوره
بصورت حیوانات نباشند پس اگر یکی هم ازین شروط فوت گردد مستحق وشود حرام گردد واصرار کند
شود کذا فی الاخبار وقول دیگر موافق جمهور است وقد صح عن الشافعی انه رجع الیه نص علیه ابو حامد الغزالی

ترجمہ عبارت کا یہ ہے کہ باب شطرنج میں امام شافعی کے دو قول ہیں پہلا قول کراہت کا یعنی کراہت تنزیہی
کی شرطوں کو ساتھ ہے اور ہرگز جیتیں دوسرا قول حرمت کا علی الاطلاق موافق تمام علما کے اور مقرر ثابت ہوا امام
شافعی کو کہ انھوں نے پہلے قول اباحت سے حرمت کیطرف رجوع فرمایا یعنی اول میں بسبب شبہ دلیلوں کے
کے مباح فرماتے تھے آخر میں بسبب قوت دلائل حرمت کے اپنے اجتہاد سے شطرنج کی حرمت کا حکم فرمایا
صاف صاف لکھا اسکو ابو حامد غزالی نے جو شافعی المذہب اور شافعیہ کے بڑے مقتدا میں جانا چاہیے کہ
کراہت تنزیہی مباح خلاف اولی کو کہتے ہیں اسواسطے بعض علما کی عبارت میں دوسرا قول امام شافعی کا مذکور ہوا
اونمیں سے کسی نے کراہت کو کراہت تنزیہی سے تعبیر کیا اور کسی نے مباح کہا اور حقیقت میں ایک ہی معنی ہے
کہ پہلے قول کیطرف رجوع ہے اہل بصیرت اور ارباب انصاف پر ظاہر ہے کہ بطلان دلیل و شہادت
امام غزالی سے خوب معلوم ہوا کہ امام شافعی صاحب کے نزدیک بھی شطرنج حرام ہے اور یہی شافعیہ کا مذہب
ہے روایت اباحت کی مرجوع عنہ ہے اور جس سے امام شافعی نے رجوع فرمایا اس صورت میں شافعیہ
کو بھی اوس روایت پر عمل واعتماد نچاہیے اسلیے کہ روایات ضعیفہ مرجوحہ غیر معتمدہ مرجوع عنہا پر
عمل نہیں کرتے قوی اور معتمد اور مرجوع الیہا جسپر اہل مذہب کا اتفاق سا ہوتا ہے اوسپر عمل کرتے ہیں
جب شافعیہ کو عمل اور اعتماد اوس روایت پر منع ہوا تو غیر شافعی المذہب کو بدرجہ اولی منع ہوگا
اور بالفرض یہ تقدیر منزل اگر یہ روایت قوی اور معتمد بھی ہو کسیکو اسپر عمل نچاہیے اسواسطے کہ یہ روایت
صریح سنت کے خلاف ہے اسپر عمل کرنیوالا اسقدر خاطی ہوگا خصوصاً غیر شافعی المذہب جنکے اماموں کے
نزدیک بھی اسکی حرمت ثابت ہوئی اور اونکا یہی مذہب ٹھہرا ایک مذہب کے مقلد کو کسی روایت
خلاف اپنے امام کے باوجود عدم مساعدت صریح سنت کے ہرگز عمل جائز نہیں اسطرح جب سب علما کے
نزدیک حرام ہوئی اور صریح سنت بھی اسکی موید ہے تو ان علما کا مقلد اگر کھیلیگا بہت بڑا گنہگار ہوگا
اور اگر حلال سمجھکر کھیلے گا اوس سے زیادہ مبتلا وبال ہوگا باقی رہے شافعی المذہب بر تقدیر ثبوت

اور حدیث اور قیاس اور اس روایت کے اور بھی موافق ایک جماعت کے اپنے امام کا قول چھوڑ دینا چاہیے
اور یہی سنت کے عارف سے عالم اور بیہقی خود امام شافعی صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے تھے
امام شافعی جو حدیث صحیح ہو وہی مذہب میرا ہے اور ایک روایت میں ہے جب جانو تم حدیث صحیح کو
خلاف میرے کلام کے تو حدیث پر عمل کرو اور چھوڑ دو میرے کلام کو دیوار پر مار دو عقد الجید میں لکھا ہے شافعیہ کو
چاہیے کہ اپنے امام کی وصیت پر عمل کریں اور شطرنج کھیلنے ہی سے [illegible] ثابت ہوں جیسے حنفی مذہب
شطرنج کھیلنے میں [illegible] اپنا ہی سمجھانے کو امام شافعی کے قول سے اباحت دو وجہ ثابت ہیں اگرچہ اس
اباحت کا حال ہماری اس مختصر تقریر سے خوب معلوم ہوگیا لیکن یہ لوگ تو اونکی شرطوں کی بھی رعایت
نہیں کرتے اس قائل کی شرطوں میں سے یہ بھی ہے کہ تفویت و تاخیر واجبات کی اور مداومت اور کثرت
کھیل کی نہ ہو [illegible] اور مشغول اور غافل ہوتے ہیں کہ فرض اور واجب چھوڑ دیتے ہیں تاخیر کا کیا ذکر ہے
[illegible] اور نہیں جماعت ملے یا نہ ملے اور کثرت اور مداومت ایسی
کہ [illegible] اس حال کے ساتھ [illegible]
اور امام [illegible] شافعی کی طرف اباحت کی نسبت کرنا بہت بیجا اور [illegible] کی بات ہے
البتہ امام احمد کا مذہب جو [illegible] تو بہت عالی ہے ایسی شطرنج کی اباحت تو کسی اولی حنفا
[illegible] اس طرح کی شطرنج بالاتفاق سب کے نزدیک حرام ہے کسی شخص کا کسی روایت میں اسکا اختلاف منقول
نہیں [illegible] اور روایت اباحت سے [illegible] اور ہم [illegible] الاجماع یعنی جو اباحت امام
شافعی [illegible] روایت [illegible] شافعی [illegible] والاشطرنج [illegible]
کھیلنے میں [illegible] واجب [illegible] اور اگر ایسا ہو تو سب کے نزدیک بلا اختلاف حرام ہے [illegible]
اباحت کا قول [illegible] ولکن [illegible] الا [illegible] الصلوٰۃ [illegible]
[illegible]
[illegible] سب سے بہتر یہ ہے کہ اس سے باز رہے اور [illegible] مستحب وقت [illegible] زبان [illegible]
اور [illegible] کوئی بات کی [illegible] اور اگر [illegible] قبول [illegible]
[illegible] مسئلہ [illegible] کے بیان میں [illegible]
[illegible] کا حرام ہونا [illegible] سے ثابت ہوچکا اور [illegible] افضل تھا اور [illegible]

حرام ہونے مین کسیکا خلاف بھی نہین لیکن جو بعضی قومون خاص یا غالب وہی کی درست پر ہین اسواسطے
جدا بھی بیان کرنا مناسب معلوم ہوا جاننا چاہیے کہ گنجفے مین جاندار کی صورت ہونا لازم ہے کھیلنے والے ان
صورتون کو آرزو کرکے لیتے ہین اور ہاتھون مین رکھتے اور دیکھتے ہین حالانکہ تصویر جاندار کی گھر مین رکھنا یا اوسکا بنانا
بہت بڑا گناہ ہے بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب آدمیون مین سے قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس شخص کو ہوگا جسنے نبی کو قتل کیا
یا نبی کے ہاتھ سے قتل ہوا یا اپنے باپ یا مان کو قتل کیا اور صورتین بنانے والیکو اور عالم بے عمل کو اور
صحیحین مین عبد اللہ بن مسعود کی روایت سے آیا ہے کہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اشد
الناس عذابا عند اللہ المصورون سخت تر آدمیون مین عذاب کی راہ سے اللہ کے نزدیک صورت بنانیوالے
ہین اور صحیحین مین ہے کہ کہا ابن عباس نے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے
جو صورت بنانیوالا ہے آگ مین ہے ہر صورت کے مقابلے مین جو اوسنے بنائی ہے ایک نفس بنایا جائیگا اور وہ
نفس اوسکو جہنم مین عذاب کریگا ابن عباس فرماتے ہین اگر تجھے بے صورت بنائے چارہ نہو تو بنا درخت
وغیرہ کی صورت جسمین روح نہو صحیحین مین ابی طلحہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تدخل الملائکۃ
بیتا فیہ کلب ولا تصاویر نہین آتے ہین فرشتے اوس گھر مین جس مین کتا ہو اور نہ اوس گھر مین جس مین تصویرین
ہون مرقاۃ مین ہے کہ یہ فرشتے جو تصویر کے سبب سے مکانون مین نہین آتے ہین سوا نگہبانون کے
ہین اسلیے کہ نگہبان فرشتے مکلف سے جدا نہین ہوتے صحیحین مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مول لیا اونھون
نے ایک نمرقہ کہ اوسمین تصویرین تھین جب اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا دروازے پر کھڑے
ہو رہے اندر تشریف نہ لائے مین نے آپکے روے مبارک سے کراہیت اور خفگی دریافت کی کہا حضرت عائشہ
نے پھر مینے عرض کیا یا رسول اللہ توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ اور اوسکے رسول کے کیا گناہ کیا ہے تو آپ نے
فرمایا نمرقہ کیا ہے مینے کہا کہ مول لیا ہے مین نے آپکے بیٹھنے اور تکیہ لگانیکو پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد کیا کہ مقرر اسکے بنانیوالے عذاب کیے جائینگے قیامت کے دن اونسے کہا جائیگا جلاؤ جسکو تمنے بنایا ہے اور حضرت
نے فرمایا مقرر جس گھر مین تصویر ہوتی ہے فرشتے نہین آتے اور صحیحین مین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ اونھون نے
ایک چھوٹے مکان مین پردہ ڈالا اوسمین تصویرین تھین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے پھاڑ ڈالا اور صحیح
بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین چھوڑتے تھے اپنے گھر مین کوئی چیز جس مین تصویر ہو مگر

تو زینت ذات تھے یہ حدیثین ہمنے مشکوۃ شریف سے نقل کی ہین اسطرح کی بہت حدیثین حدیث کی کتابون
مین موجود ہین ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تصویر گھر مین رکھنا بہت
مبغوض اور بہت برا تھا پھر گنجفہ مین تصویر کا ہونا لازم ہے اس سبب سے گنجفہ گھر مین رکھنا یا
اوسکا کھیلنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب کا سبب ہے نعوذ باللہ من غضب رسول اللہ یہ بات اور
کسی کھیل مین نہین اگرچہ حرام ہونے مین سب برابر ہین لیکن اسمین ایک بڑا گناہ اور بھی ہے مسلمانو تم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین کہلاتے ہو اور اونکی شفاعت کی امید رکھتے ہو شرم نہین آتی کہ جو چیزین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت بری جانتے تھے اور مکروہ رکھتے تھے تم رات دن اوسی مین مصروف رہتے ہو
گھر مین رکھنا کیسا ہاتھ سے چھوڑتے اور پھر امید شفاعت کی رکھتے ہو اور ناحق نبی کی دوستی کا دعوی کرتے
ہو دنیا مین جس سے ذرا محبت ہو جاتی ہے اوسکے خلاف مرضی کوئی بات نہین کرتے تمکو اگر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے دوستی اور محبت ہے تو گنجفہ کیون کھیلتے ہو سن چکے ہو کہ تصویرون کے سبب سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر تشریف نہ لیگئے اور غصے سے آپکا روی مبارک متغیر ہوگیا حالانکہ آپ
اونہین بہت چاہتے تھے عشق کا سا مرتبہ اونکے ساتھ رکھتے تھے جو تم تصویرین گھر مین رکھتے ہو اور ہر وقت
بے تکلف اوٹھاتے دھرتے دیکھتے بھالتے ہو تم سے کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہونگے
لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ خیال خام ہے دوزخ اسکا انجام ہے صحیحین مین حضرت ابوذر غفاری کی روایت سے آیا ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سباب المومن فسوق یعنی مسلمانکو گالی دینا اور برا کہنا فسق ہے
اسیطرح مسلمانون پر ہنسنا اوسکو بنانا بھی حرام ہے اسباب مین حاصل حدیث شریف کا ہم اوپر لکھ چکے ہین
یہ باتین اکثر گنجفہ کھیلنے مین ہوتی ہین کوئی جلسہ گنجفہ کھیلنے والونکا کم ہوتا ہوگا جسمین یہ باتین نہون ان
باتون سے گنجفہ کھیلنے والے اور اوسکے دیکھنے والے سبکے سب فاسق ہوجاتے ہین فاسقونکی مذمت قرآن شریف
اور احادیث مین جابجا وارد ہے طوالت کے خوف سے ہمنے ذکر نہین کی مختصر یہ ہے کہ گنجفہ کا گھر مین رکھنا اور
کھیلنا خدا اور رسول خدا کی نافرمانی کرنا ہے اور خدا اور رسول خدا کے نافرمانون کا سوای دوزخ کے کچھ بدلا نہین
صحیح بخاری مین حضرت ابی ہریرہ کی روایت سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب امت
میری داخل ہوگی بہشت مین سوا اسکے جسنے انکار کیا آپ سے پوچھا گیا انکار کسنے کیا فرمایا جسنے میری
فرمانبرداری کی داخل ہوا بہشت مین اور جسنے نافرمانی کی اوسنے انکار کیا دیکھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی

زمینداروں کا حکم ... دنیا ہی میں وہ تو ان کی زندگی ہے تھا اس پر اعتماد نہ ہوا آخرت سے کے قدر ...
... کیا کیونکر اپنی اوقات کیوں برباد کرتے ہو کیا خدا کے وعید اور قیامت کا خوف ...

سے ... ڈرتے ہو ... [illegible] الا ان تقوموا الی ... کیا ڈر ہے الله کے ...
... الله کی ... جو لوگ خراب ہونگے ... اپنا ... کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا
تعالی کے ... ڈر ہو آخرت ... ان کو ... کہ آخرت کے ... ڈرتے ہیں اچھی ... کی پیروی
ہے اور ... ان ... کام ... وہ ... کسی کی محبت دل کو عارض ہو
... کاموں سے روکتی ہے ... کام ... اس ... کرتی کام اوس کی مرضی کے
خلاف ... جو لوگ ... خدا کے ... ان باتوں سے کبھی گناہ ... نہ
... ہوا جب ... خدا کا ڈر ... اور ... عذاب سے ... اور ... نشانی
ہے ... کہ جو چیز اوس کی مرضی کے خلاف ہے او کی مرضی کے خلاف وہ باتیں ہیں جو رسول خدا کی مرضی کے

خلاف ہیں اور جو ... آیتیں ہیں کہ فرمانبرداری رسول کی ... فرمایا ہے وما آتکم الرسول فخذوہ وما
نہکم عنہ فانتہوا واتقوا الله ان الله شدید العقاب اور جو کچھ رسول دیں سو لیلو اور جس سے منع کرے
سو چھوڑ دو اور ڈرتے رہو الله سے بیشک الله کی مار سخت ہے یعنی جو رسول حکم دیں اوس کو خوب مضبوط
... کرو اور جس چیز سے منع کرے اوس سے باز رہو اور رسول کے حکم ... میں الله
... [illegible] ... الله بہت سخت عذاب کرنیوالا ہے یہ تفسیر ... میں ...
... رسول خدا محمد مصطفی صلی الله علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی یاد ...
... فرمانبرداری ... آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور ... الله کی نافرمانی کی
... آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی ... نافرمانی سے ... کافر ... کو ...

رسول خدا ... اور ... دنیا ... اور الله کے ... زبانی اقرار کرنا الله
... ایسی باتوں میں خوف آخرت کا ہے ایسے شغل میں خدا کی یاد سے غافل ہونا اور نماز کا وقت
... میں پڑھنا یا جماعت کا چھوڑنا اکثر ہوتا ہے اور یہ سب چیزیں ... حرام ہو ...
... اسکو ... پہلے گذر چکا ہے ... اعادہ نہیں ... ان کو ...
... اور ... گناہ ہو ... کی طرف ...

لیکن ان سے توبہ کرنا اور ضرور ہے کہ اسلام اسیکا نام ہے کہ اپنی خواہش کو حکم دین کے تابع کر دے ترجمہ
حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یومن احدکم حتی یکون ہواہ
تبعا لما جئت بہ یعنی کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا یہانتک کہ خواہش اوسکی تابع ہو وے ان احکام کی جو
میں لایا ہوں اسلیے ضرور ہے کہ اپنے نفس کے حکم کو نہ مانے رسول خدا کے حکم کو مانے مگر جو اور سب گناہوں سے
توبہ کرو ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے مسلمانو پچھلے گناہوں سے پاک ہو یہ خیال نکرو کہ آج نہیں تو کل توبہ کر لینگے
جلدی کیا ہے پھر دیکھ لینگے زندگی کا اعتبار نہیں بھلے چنگے آن کی آن میں مر جاتے ہیں بات کرنیکی مہلت
نہیں ملتی اور اگر بیماری کی اور توفیق توبہ کی بھی ہوئی جب وقت آ گیا نہیں اسکا اسوقت کی توبہ مقبول نہیں
رہا یہ کہ کچھ شرط نہیں اللہ تعالی فرماتا ہے انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب
فاولئک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیما حکیما ولیست التوبۃ للذین یعملون السیأت حتی اذا حضر احدہم
الموت قال انی تبت الآن ولا الذین یموتون وہم کفار اولئک اعتدنا لہم عذابا الیما توبہ قبول کرنا اللہ کو ضرور
اونکی ہے جو برائی کرتے ہیں نادانی سے پھر توبہ کرتے ہیں شتاب تو اونکو معاف کرتا ہے اللہ اور
اللہ سب جانتا ہے حکمت والا اور ایسوں کی توبہ مقبول نہیں جو کرتے جاتے ہیں برے کام یہانتک کہ جب
پہونچی اونمیں سے کسیکو موت کہنے لگا میں نے توبہ کی اب اور نہ اونکی توبہ مقبول ہو جو مرتے ہیں کفر میں انکو تو
واسطے ہمنے طیار کیا ہے عذاب درد ناک یعنی دل الیتی جب موت آ پہونچی اور آثار نظر آنے لگے توبہ
قبول نہیں اور اس سے پہلے توبہ مسلمان کی قبول ہے اور کافر کی توبہ گناہ سے مقبول نہیں جبتک
مسلمان نہو اسواسطے مسلمانوں کو ضرور ہے کہ فوراً توبہ کریں ہرگز دیر نہ لگائیں موت کا وقت کوئی جانتا
نہیں جب آن پڑی ہے کوئی ٹالتا نہیں بوڑھا یا جوانی بچپن سب برابر ہے موت میں تاخیر سمجھنا اسمیں
سے بہت غافل مشو اے شاہ یاد درد و دمدم باش + ہر دم دم آخر شمر و حاضر و دم باش + اللہ تعالی
نے توبہ کے باب میں فرمایا ہے کہ اللہ سب جانتا ہے یعنی توبہ کرنیوالے کا اخلاص اور عدم اخلاص خوب
جانتا ہے اگر توبہ اخلاص سے ہے مقبول ہے توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ سے پشیمان اور نادم ہو اور پھر کرنیکا قصد
نکرے پس اگر خالص نیت سے ہے مقبول ہے گناہ بالکل مٹ جائیگا گویا کہ کبھی کئے نہ تھے اور اگر آج کل
کرتے کرتے مر گئے توبہ نہ کی تو بہت بڑا عذاب ہوگا اللہ تعالی نے کافروں کے عذاب کے ساتھ ایسے
لوگوں کا عذاب بیان فرمایا ہے خدا بچاوے کہ گنجفہ شطرنج اور سب گناہوں سے مسلمانوں کو توبہ کی توفیق

وسے خیانت شطرنج و گنجفہ کھیلنے والونکو دیکھا تو نہ خود تو اپنا منہ کالا کرتے ہین جو لوگ نہین کھیلتے اونکو بھی
اپنے رنگ مین رنگتے ہین بعضے نئے سر سے سکھلاتے ہین بعضے سیکھے ہوون کو دیکھکر کاٹتے ہین مان باپ بڑے
بوڑھون کو چاہیے کہ ایسے گناہون سے منع کرین لڑکون اور اپنے چھوٹونکو گنجفہ شطرنج کھیلنے سے روکین وے اور تماشہ
کرتے ہین کوئی گنجفہ مول لے دیتا ہے کوئی بیٹے کو کھیلنے کی نصیحت کرتا ہے کوئی کھیلتے دیکھکر منع نہین کرتا ہے
حالانکہ ایسے لوگون کا قیامت مین برا حال ہوگا جو خود کھیلین یا نہ کھیلین کھیلنے سے زیادہ وبال ہوگا اسلیے کچھ تھوڑا
ایسے لوگون کا بھی بیان کرنا مناسب معلوم ہوا اچھی بات بتانیکا ثواب اسکا ضمیمہ کرکے ختم کو ہوا رسالہ
مرتب کیا پہلا ارشاد بری بات کے بتانے اور اوسکے شریک ہونے اور باوجود قدرت کے اوسکے نہ روکنے
کے بیان مین جاننا چاہیے کہ جسطرح حرام اور ممنوع کام کرنے مین گناہ ہوتا ہے ایسا ہی گناہ کرنیوالون کے جلسے مین اپنی
خوشی سے بیٹھنے اور اون کے شریک ہونے مین بھی گناہ ہوتا ہے اور جسطرح اچھے کام بتانا اور برے کامون سے
روکنا مسلمانون کی صفت ہے اور ہر مسلمان پر بقدر اوسکی قدرت اور مرتبے کے واجب ہے ایسا ہی اچھے کام سے
روکنا اور برے کام بتانا منافقون اور کافرون کی صفت ہے کہ مسلمانون پر حرام ہے جس کسی کو قدرت منع
کرنیکی ہو اور منع نہ کرے وہ بڑا گنہگار ہے اللہ تعالی فرماتا ہے المنافقون والمنافقات بعضہم من بعض یامرون
بالمنکر وینہون عن المعروف ویقبضون ایدیہم نسوا اللہ فنسیہم ان المنافقین ہم الفاسقون وعد اللہ المنافقین
والمنافقات والکفار نار جہنم خالدین فیہا ہی حسبہم ولعنہم اللہ ولہم عذاب مقیم منافق مرد اور عورتین
سب کی ایک چال ہے سکھاتے ہین بات بری اور چھڑاتے ہین بھلے کام سے اور بند رکھین اپنی مٹھی بھول
گئے ہین اللہ کو سو وہ بھول گیا اونکو تحقیق منافق وہی ہین بے حکم وعدہ دیا اللہ نے منافق مرد
اور عورتون کو اور منکرون کو دوزخ کی آگ کا پڑے رہین اوسمین وہی بس ہے اونکو اور اللہ نے اونکو
پھٹکارا اور اونکو ہے عذاب برقرار دیکھو اللہ تعالی نے بری بات بتانا اور اچھے کام چھڑانا منافقون
کی صفت مین بیان کرکے کیسا وعدہ سخت عذاب کا فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ مین رہین گے اور اللہ نے
اون پر لعنت کی پھر ایسی صفتون کو جو کوئی اختیار کرے گا اوسکو بہت بڑا عذاب ہوگا صحیح مسلم مین حضرت
ابی ہریرہ کی روایت سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من
الاثم مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذلک من آثامہم جو شخص بلائے کسیکو طرف گمراہی کے ہوگا اوسپر گناہ جیسے
گناہون کے برابر جو عمل کرین اوسکے تابع اوسکے گناہ پیروی کرنیوالون کے گناہون سے کچھ گھٹنا نہ پیروی

البتہ اگر یہ سیر ہوگا اوستاد نے بتایا ہو اسلیے یہ بھی ہوگا لیکن اوس میں جو چیز کہ ایجاد کی ہوئی اسکا گناہ کچھ اس سبب سے کم نہ ہوگا اور
جو چیز ایجاد کی ہوئی اوسکے برابر جو گناہ وہ بتایا ہو اسکو بھی ہوگا مخبر صادق وہ لوگ داخل نہیں جنکو اوس نے بلاواسطہ بتایا
بلکہ بتایا ہے تا آنکہ جو اوسکے بتائے ہوئوں سے سیکھیگا اور وہ جسکو سکھائیگا اور اسیطرح جہانتک سلسلہ اسکے
بتانیکا پہنچیگا اونکے سب کے گناہوں کے برابر اسکو گناہ ہوتا رہیگا جیسا کہ معلوم ہے حدیث کی تصریح ہے جو شخص کسیکو گنجفہ
شطرنج چوسر وغیرہ کوئی حرام چیز بتائیگا جبتک اوسکے سلسلے کے بتائے ہوئے وہ لوگ کرتے رہینگے بتانیوالیکو
بھی اون سب کے برابر گناہ ہوتا رہیگا روز بروز بڑھتا جائیگا قیامت تک کبھی کم نہ ہوگا اور بتانے میں یہ ضرور نہیں
کہ باقاعدہ شاگرد اوستاد کے ہر روز کچھ بتاتے ہیں بلکہ اوس فعل کا سیکھا دینا کسیطرح ہو بتانا ہی ہے یہانتک کہ اگر
کسیکے سامنے چند روز گنجفہ کھیلا کسی تیز طبیعت نے فقط دیکھنے سے سیکھ لیا کچھ کہیں کہیں کسی بات کو پوچھ بھی
لیا تو یہ بھی بتانا ہی ہے ایسے شخص کو بھی وتنا ہی گناہ ہوگا جتنا حدیث شریف میں گذر چکا اور جس شخص نے کوئی کھیل
ایجاد کیا ہو جتنے عالم میں کھیلنے والے ہوچکے ہیں اور موجود ہیں اور ہونگے اونکے سب کے گناہ کے برابر اوس موجد
شریر کو بھی گناہ ہوتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی ناحق کسیکو قتل کرتا ہے اوسکا گناہ حضرت آدم کے
بیٹے کو بھی ہوتا ہے جسنے قتل کرنا ایجاد کیا ہے اور آپ کرتا تھا یہی نسبت مثل ہے کہ اوس میں ایک نیا گناہ
ہوتا ہے انہیں تو مرنے کی بعد بھی قیامت تک سچا نہیں چھوٹتا اور جیسا بتانا اور سکھانا ہے گناہ بڑھ جاتا ہے
ویسا ہی جو شخص سیکھے ہوئے کو کھیلنے پر مستعد کرتا ہے اوسکا بھی گناہ دوچند سہ چند ہوجاتا ہے اور ایسا ہی
جو شخص شطرنج گنجفہ کسیکو مول لے دیتا ہے یا کسیکے لیے کہیں سے مول لے آتا ہے جبتک وہ شطرنج گنجفہ باقی
رہتا ہے اور اوس میں جو لوگ کھیلتے ہیں اوسکا نامہ اعمال بھی کھیلنے والوں کے گناہوں کے برابر گناہوں سے سیاہ
ہوتا رہتا ہے اسواسطے کہ اعانت معصیت بھی معصیت ہے جب کوئی اوس شطرنج گنجفہ سے کھیلتا ہے تو گویا اعانت
بھی ہوتی ہے اور حدیث کی لفظ و تعاونوا علی الاثم میں بھی داخل ہے اور چونکہ خدا کی معصیت میں اطاعت
والدین اور مولی کی درست نہیں اس لیے اگر ماں باپ بیٹے کو آقا غلام کو گنجفہ یا شطرنج وغیرہ
کھیلنے کا حکم کریں تو نہ ماننا چاہیے ایسے حکم کے نہ ماننے میں ثواب ہوتا ہے اور ماننے میں گناہ اور اگر
شامت اعمال سے بیٹے نے ایسا حکم مانا اور کھیلا تو اللہ تعالی کے یہاں جب پکڑ ہوگی تو باپ کے
حکم کا عذر نہ سنا جائیگا معلوم ہو کہ جسطرح شطرنج چوسر وغیرہ کھیلنا منع ہے انکا دیکھنا اور کھیلنے والوں
میں بیٹھنا بھی منع ہے اللہ تعالی فرماتا ہے فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین یعنی مت بیٹھ تو بعد

نسبت ہے کہ ظالم گنہگاروں کے ساتھ تفسیر احمدی میں لکھا ہے کہ القوم الظالمین شامل ہے بدعتی اور فاسق
اور کافر کو اور بیٹھنا سب کے ساتھ منع ہے ہدایہ کی کتاب الکراہیۃ میں لکھا ہے کہ اگر ولیمہ یا اور کھانے کی دعوت
کیا جاوے اور وہاں کچھ کھیل یا گانا بجانا ہوتا ہو اگر وہاں پہونچنے سے پہلے معلوم ہو گیا تو وہاں ہرگز نجاوے
اور اگر پہونچنے کے بعد معلوم ہوا کہ کھیل اور غنا دسترخوان کے نزدیک ہو تو نہ بیٹھے اگرچہ وہ شخص عامی ہے
اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین اور اگر کھیل وغیرہ دسترخوان سے دور ہے
عامی کو بیٹھ جانے میں مضایقہ نہیں اسلیے کہ دعوت سنت ہے اور وہاں تک پہونچنے سے حق دعوت کا لازم ہو گیا
اور ایسے شخص کو جسکی لوگ پیروی کرتے ہوں اور وہ اونھیں منع نہیں کر سکتا بیٹھنا درست نہیں اسلیے
کہ اس میں دین کا عیب ہے اور درست نامیوں کی سند ہو گی یہ مضمون بطور حاصل کے ہدایہ سے نقل کیا ہے
اسیطرح عالمگیری اور درمختار میں ہے پس علما کو لازم ہے کہ جہاں گنجفہ شطرنج چوسر وغیرہ ہوتا ہو اگر منع کر سکتے
ہوں منع کریں نہیں ہرگز نہ بیٹھیں اور جن لوگوں کو قدرت منع کرنیکی ہو اور منع نہیں کرتے اون پر بھی عذاب ہو گا
آخرت میں بھی اور دنیا میں بھی مرنے سے پہلے ابن ماجہ اور ترمذی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت
کی کہا اونھوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ان الناس اذا راوا منکرا فلم یغیروہ یوشک
ان یعمہم اللہ بعقابہ مقرر آدمی جب دیکھیں کوئی بات خلاف شرع کی پھر اوسے بدل نہ ڈالیں قریب ہے کہ اللہ عام
کرے اون پر عذاب اپنا یعنی جو شخص برے کام کرنیکو دیکھے اور اوسے باوجود قدرت کے نہ روکے تو دیکھنے والے
اور کرنیوالے دونوں عذاب خدا میں مبتلا ہونگے اور ابوداؤد کی روایت میں آیا ہے ما من قوم یعمل فیہم بالمعاصی
ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم لا یغیرون الا یوشک ان یعمہم اللہ بعقاب نہیں کوئی قوم کہ گناہ کیے جاتے
ہیں اوس قوم میں پھر وہ قدرت رکھتے ہیں اون گناہوں کے بدلنے کی اور بدلتے نہیں قریب ہے کہ شامل ہو اونکو
عذاب اللہ کا یعنی جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور باوجود طاقت اور قدرت کے قوم والے اون کاموں سے
منع نکریں تو سبکو عذاب ہو گا کرنیوالوں کو اس سبب سے کہ خود گناہ کرتے تھے اور دیکھنے والونکو اس سبب سے کہ گناہ
دیکھا باوجود قدرت کے منع نکیا یہ ایک خود بڑا گناہ ہے اسکے ارتکاب کے سبب سے اونپر بھی عذاب ہو گا اور
یہ حکم ہر گروہ ہر کوئی قوم ہو مشکوۃ شریف میں شرح السنہ سے عدی بن عدی کندی کی روایت سے نقل
کیا ہے کہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین
ظہرانیہم وہم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروا فاذا فعلوا ذلک عذب اللہ العامۃ

واقعات تفسیر اللہ تعالی تمام قوم کو بعضون کے برے کامون کے سبب عذاب نہین کرتا یا جبتک کہ تغییر
برے کام اپنے سامنے اور قادر ہون منع کرنے پر اور منع نکرین پھر جب قوم والے یہ کرین عذاب کرے اللہ تمام
قوم عام اور ان بعضون کو بھی سبکو اور ابوداؤد اور ابن ماجہ جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ما من رجل یکون فی قوم یعمل فیہم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا علیہ ولا یغیرون الا
اصابہم اللہ منہ بعقاب قبل ان یموتوا جو کوئی آدمی گناہ کرتا ہے کسی قوم مین اور قوم والے قادر ہین اسپر
کہ اوسکو گناہ کرنے سے روکین اور نہین روکتے ہین تو دیگا اللہ اوسکے سبب اون سبکو عذاب
مرنے سے پہلے یعنی اوس گناہ کے نہ روکنے کے سبب سب قوم پر دنیا مین عذاب ہوگا مسلمانو دیکھو
کہ فقط ایک شخص کے سبب تمام قوم پر عذاب ہوگا بری بات سے منع نکرنا ایسا بڑا گناہ ہے ہر مسلمان پر
لازم ہے کہ اپنی قدرت اور طاقت تک ہرگز برے کام سے روکنے مین قصور نکرے نہین تو بہت بڑے
عذاب مین مبتلا ہوگا شطرنج اور گنجفہ کھیلنے والونکو اگر صاف صاف منع کرسکتا ہو ضرور منع کرے اور اگر صاف
صاف بالکل نروک سکتا ہو جہانتک ہو سکے روکے مثلاً اگر کسیکے گھر مین کھیلتے ہون تو وہ اپنے مکان مین کھیلنے
نہ دے کیونکہ ایسا نہ کرنیکی خصوص اوسوقت کہ اونکا کھیلنا اوسکے مکان پر موقوف ہو ایسی صورت مین
روکنا اوس پر واجب ہے بہت ضرور ہے اور اگر کہ سکتا ہو یعنی اوس سے کچھ خوف جان مال اور آبرو کا نہو تو
ضرور کہے نہین تو اسپر مضمون حدیث شریف کے موافق بہت بڑا عذاب دنیا و آخرت مین ہوگا اور اگر کچھ خوف
نقصان کا نہین فقط اوسکی مروت و لحاظ سے نہین روکتا تو بہت بڑا گنہگار ہوگا آدمی کی مروت کیواسطے
اللہ تعالی کا لحاظ چھوڑنا کیا حماقت کی بات ہے اور ایسا ہی اگر جانتا ہو کہ دو کھیلنے والون سے ایک میرے
کہنے سے رک جائیگا اور جب ایک نہ کھیلیگا تو دوسرا بھی باز رہیگا اوسوقت خواہ ہمیشہ ایسی صورت مین اوس
ایک کو ضرور ہے کہ منع کرے اگر نہ کریگا تو دونون کھیلنے والونکی برابر اسکو گناہ ہوگا حاصل یہ ہے کہ گنجفہ شطرنج کے کھیلنے
پر اگر اعانت کریگا یا باوجود قدرت کے اونھین نہ روکیگا تو بہت گنہگار ہوگا جو صورت اعانت یا قدرت
کی ہے اون سبکو یہ حکم شامل ہے جنکے گھر مین گنجفہ کھیلا جاتا ہے اور جو اونکو دیکھنے والے منع کرسکتے ہین اور پھر بھی منع
نہین کرتے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہانکے لوگون پر عذاب سخت نازل ہوگا دو سبب
سے ایک یہ کہ اونکا تصویر جاندار کی ہوتی ہین اس سبب سے رحمت کے فرشتے نہین آتے فرشتون کے نہ آنیسے
برکت کم ہو جاتی ہے رحمت خدا کی نہین ہوتی یہی باعث عذاب کا ہے اور دوسرے یہ کہ دیکھنے والے قدرت

رکھا منع نہیں کرتے ایسی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف جو وعدہ عذاب کا ارشاد
کیا ہو جیسا گنجفہ چوسر اور شطرنج وغیرہ کے کھیلنے میں نظر دوسرا سبب تحقیق ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے کھیلوں سے
کہیں ہرگز کھیلنے نہیں کہ شطرنج باعث آخرت کے دنیا کی بربادی کا ہے اور حق یہ ہے کہ ایسا گنجفہ کھیلنا
اور کل عذاب ہو تو اب ہوگا اسلیے کہ احادیث میں وعید سے پہلے عذاب آنیکا وعدہ ہوا ہے یعنی دنیا ہی میں کبھی
نہ کبھی خواہ مخواہ عذاب میں مبتلا ہوں گے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب مسلمانوں کو بچا لیوے دوسرا ارشاد

اچھی بات بتانے اور بری بات سے روکنے کے ثواب میں جاننا چاہیے کہ اچھی بات
بتانا اور بری بات سے روکنا خدا اور رسول خدا کو بہت پسند ہے اسکی بزرگیاں اور ثواب کثرت سے
قرآن شریف میں وارد ہیں دین میں اسکے ثواب درجہ کی برابر کم چیزیں ہیں اور بہت فضیلت کی
وجہ یہ ہے کہ بقا دین اسلام کی اسی پر موقوف ہے اگر اچھی بات بتانا اور بری بات سے روکنا اس امت مرحومہ
میں شائع نہ ہوتا اب تک دین اسلام برہم ہو جاتا باقی نہ رہتا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے
ہمارے وقت تک ہر قرن اور ہر عصر میں ایسے لوگ ہوتے چلے آئے ہیں جو اچھی باتیں بتاتے ہیں اور بری باتوں سے
روکتے ہیں پہلا قرن صحابہ کرام کا بعد اوسکے زمانہ تابعین کا رضی اللہ عنہم اجمعین سبحان اللہ ان قرنوں کو
کیا اونکے بہتری کی شہادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے ان بزرگوں کی عادتوں میں تھا کہ اگر
بری بات کسی کو دیکھتے بے تکلف اوسکو روکتے بیان ہے کہ اگر خلیفہ وقت سے بھی کوئی بات کوئی شخص موافق
اپنی سمجھ کے اچھی نہ دیکھتا سب کے سامنے بغیر ملاحظے کے صاف صاف کہدیتا اوسکو جل شانہ کا ملاحظہ چاہیے ہوا اور
کسی کا کیا ملاحظہ اسطرح مجتہدین کے وقت میں اور بعد اونکے ہر عصر میں علما کہ یہ ہمیشہ بری باتوں کو روکتے
رہے اور اچھے کام بتاتے رہے زبانی بھی ہدایت کی اور کتابیں بھی تصنیف کرکے خوب پھیلائیں اسی سبب
سے دین اسلام ہم تک پہونچا مخالفوں اور مفسدوں کے خلاف اور فساد سے کچھ نقصان نہ ہوا اللہ تعالیٰ
نے قرآن شریف میں بہت جگہ مسلمانوں کی صفت میں اچھی بات بتانا اور بری بات سے روکنا
فرمایا ہے المومنون والمومنات بعضهم اولياء بعض يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر ایمان والے
مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے مددگار رفیق ہیں حکم کرتے ہیں نیک بات کا اور منع کرتے ہیں بری بات سے اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی تعریف میں فرمایا الذين ان مكناهم في الارض اقاموا الصلوة
واتوا الزكوة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنكر وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم اونکو مقدور دیں ملک میں

فصل در فضیلت العلماء ۱۲

کھڑی کرین نماز اور دین زکوۃ اور حکم کرین بھلے کام کا اور منع کرین برے سے اور حضرت لقمان کی
نصیحتوں مین بیان فرماتا ہے وأمر بالمعروف وانه عن المنكر اور سکھا بھلی بات اور منع کر برائی سے اور علاوہ
اور بھی کئی جگہ آیا ہے بنظر اختصار کے وہ آیتین ذکر نہین کین حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک
بری بات سے روکنا اور اچھی بات بتانا بہت محمود صفت ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اچھی بات بتانیوالے کے لیے بہت کچھ ثواب بیان فرمایا ہے مسلم نے ابن مسعود انصاری سے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من دل على خير فله مثل اجر فاعله جس شخص کو نیک بات بتائی
تو اوسکو کرنیوالے کے برابر ثواب ہے اور مسلم نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا جو شخص بلائے
کسیکو طرف ہدایت کے اوسکو طاعت کرنیوالون کی برابر ثواب ہوگا اسکا اجر اونکے اجرون سے کچھ کم نہین
ہوتا یعنی جبتک اسکے نیک کام بتانیکا سلسلہ جاری رہیگا اسکو بھی برابر نیک کام کرنیوالون کو ثواب ہوتا
رہیگا قیامت تک جسطرح برے کام بتانے مین ہمیشہ کرنیوالون کی برابر گناہ ہوتا رہتا ہے روز بروز بڑھتا
جاتا ہے گھٹتا نہین اسیطرح نیک بات بتانے مین ہمیشہ قیامت تک کرنیوالونکی برابر ثواب ہوتا رہتا ہے
روز بروز ترقی رہتی ہے کمی نہین ہوتی ہے یہ سبب ہے عالمونکی بہت بزرگی اور فضیلت کا جو حدیث ترمذی اور دارمی
مین آیا ہے کہ عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی ایک امتی پر یہ
فقط اسی سبب سے ہے کہ علما دین کی باتین بتاتے ہین اچھے کامونکا رواج دیتے ہین بری کامون سے روکتے
ہین انکے سبب سے بقا دین کی ہے اور انکی نیکیان قیامت تک ہوتی رہین گی اور عابد فقط اپنی ذات کے
لیے عبادت کرتے ہین جبتک جیتے رہین ترمذی مین حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے والذي نفسي بيده لتامرون بالمعروف ولتنهون عن المنكر او ليوشكن الله ان يبعث
عليكم عذابا من عنده ثم لتدعونه فلا يستجاب لكم قسم اوس کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے
البتہ تم حکم کروگے اچھے کام کا اور البتہ روکوگے تم برے کام سے یا البتہ نزدیک ہے کہ اللہ مقرر کرے گا بھیج
عذاب اپنی طرف سے پھر تم دعا مانگوگے اور قبول نہوگی یعنی مقرر دو باتون سے ایک بات ہوتی ہے یا تو
اچھی بات بتانا اور بری باتون سے روکنا تمہاری طرف سے یا عذاب کا نازل ہونا خدا کی طرف سے اور پھر
دعاؤن کا مقبول نہونا اسیطرح کی تاکید شدید احادیث مین بہت وارد ہے مگر اختصار مد نظر ہے اسواسطے

بہت حدیثیں ذکر نہیں کین جو لوگ دیندار ہیں اون سکے لیے اتنا بھی اکتفا بہت کرتا ہو فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے
کہ اچھی بات بتانے اور بری سے روکنے میں چاہیے کہ پہلے نرمی اور لطافت سے کہے اگر نہ مانے تو پھر درشتی
اور سختی سے کہے اسپر بھی نہ مانے تو ہاتھ سے منع کرے شراب ہو تو گرا دے اور بجانے کی چیزیں ہوں تو
توڑ ڈالے یہ عالمگیری میں ہے اسیطرح گنجفہ وغیرہ ہو تو اوسکو جلا دے یا پانی میں ڈبو دے یہ اوس صورت میں ہے کہ جب قدرت
رکھتا ہو اور غالب رائے سے جانتا ہو کہ میرا کہنا مان لینگے اور بری بات سے باز رہینگے نرمی سے
یا سختی سے یا ہاتھ سے اور ایسی صورت میں نیک بات بتانا اور بری بات سے روکنا بھی واجب ہے اسیطرح
ترک جائز نہیں اور اگر یہ جانے کہ میرے کہنے سے نہ مانینگے اور مجھے مارینگے اور گالی دینگے تو نہ بتانا
اچھا ہے اور اگر جانتا ہے میرے کہنے سے نہ مانینگے لیکن گالی بھی نہ دینگے اور مارینگے بھی نہیں تو
مختار ہے لیکن بتانا افضل ہے یہ تینوں مسئلے عالمگیری میں ہیں ہمارے وقت میں بسبب کثرت فسق و
فجور کے اکثر کمینے والدین کا کہنا کم مانتے ہیں جب تک جوان نہیں ہوتے البتہ فرمانبردار رہتے ہیں اور جہاں
جوان ہوئے اکثر شقی بدبخت والدین کی فرمانبرداری نہیں کرتے ہیں مگر بعضے سعید ازلی ہمیشہ غلامی میں حاضر
رہتے ہیں تو اگر کسیکا بیٹا شطرنج و گنجفہ کھیلنے میں مبتلا ہو اگر لڑکا ہے اوسے گھڑک کر مار کر یہ عادت چھڑا دے
اسواسطے کہ باوجود قدرت کے اچھی بات بتانا اور بری چیز سے روکنا واجب ہے اور لڑکے پر باپکو مارنیکی قدرت
ہوتی ہے اور اسواسطے کہ باپ پر بیٹے کی تعلیم امور دین کی اور تادیب اور تربیت واجب ہے حدیث شریف میں معاذ
بن جبل کی روایت سے آیا ہے لاترفع عنہم عصاک اور یاد احفظہم نہ اوٹھا تو اونسے لاٹھی اپنی ازروے ادب کے
اور ڈرا تو اونکو یعنی لڑکوں کو ادب سکھانے اور اچھی بات بتانے کے لیے مارتا اور ڈراتا رہ جو شخص اپنے
لڑکے کو گنجفہ وغیرہ کے کھیلنے سے باز نرکھیگا اوسپر دو طرح کا گناہ ہوگا اسلیے کہ اوسنے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے دو حکموں کی مخالفت کی اور اگر جوان فرمانبردار ہے تو اوس سے چھوڑانا آسان ہے منع کرنے
چھوڑ دیگا اور اگر نافرمان پذیر ہے اور باپ کو یہ خوف ہے کہ اگر منع کرونگا تو نہ مانیگا ایسی صورتوں میں بالکل
بیٹھ نرہے یوں کہے بیٹا اگر فلانا کام کرو تو خوب ہو یا فلانا کام نکرو تو خوب ہو صاف صاف حکم نکرے
کہ اگر انکار کریگا تو اوسکو عذاب نافرمانی کا ہوگا یہ مسئلہ عالمگیری میں ہے بری بات سے روکنے کی تین
صورتیں ہیں ہاتھ سے روکے یا مارے پیتے شراب ہو تو گرا دے بجانیکے آلات ہوں تو توڑ ڈالے اسیطرح
شطرنج گنجفہ وغیرہ جلادے اگر یہ نہو سکے تو زبان سے منع کرے پہلے نرمی سے پھر درشتی اور سختی سے اور اگر یہ بھی

نہو سکے بسبب خوف جان یا مال آبرو کے یا بسبب خوف لڑائی جھگڑے کے تو دل سے اوس کام کو اور
اوسکے کرنیوالون کو برا سمجھے صحیح مسلم مین ابی سعید خدری رض سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان یعنی جو شخص
تم مین سے کوئی چیز خلاف شرع دیکھے پس چاہئے کہ اوسکو بدل ڈالے اوسکو اپنے ہاتھ سے پس اگر قادر نہو تو زبان سے
بدلے پس اگر قادر نہو تو اپنے دل سے بدلے اور یہ بہت سست ایمان ہے یعنی خلاف شرع بات جب
دیکھے اگر ہو سکے اوسکو مٹا دے ہاتھ سے یعنی اون چیزون کو توڑ ڈالے اور کرنیوالے اگر نہ مانین اونھین مار
اور اگر یہ نہو سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو دل سے بدلے یعنی دل سے اوس کام کو اور
کرنیوالون کو برا سمجھے تو معنی بدلنا ہو جائیگا کہ اون کے ظاہر حال ارتکاب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اچھا سمجھتے
ہون گو جب یہ برا سمجھا تغیر ہو گیا اور یہ جو فرمایا کہ یہ بہت سست ایمان ہے اسکے یہ معنی کہ فقط دل سے
برا سمجھنا ہاتھ سے زبان سے نہ روکنا ایمان کے مرتبون مین بہت ضعیف مرتبہ ہے یا وہ شخص خود ضعیف الایمان
ہے اگر اوسکا ایمان قوی ہوتا ہاتھ سے زبان سے روکتا یا وہ زمانہ ایمان کا بہت سست تھا اسلیے کہ اگر
اوسوقت کے لوگون کا ایمان قوی ہوتا تو ہاتھ سے زبان سے بدلنے مین قصور نہوتا علما نے حدیث کے اسکے
کئی معنی فرماتے ہین مشکوۃ شریف مین صحیح مسلم سے ابن مسعود رض کی حدیث مرفوع نقل کی ہے اوسمین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فمن جاہدہم بیدہ فہو مومن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مومن ومن جاہدہم
بقلبہ فہو مومن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل یعنی اون خلاف شرع کام کرنے والون کے
ساتھ جو کوئی ہاتھ سے جہاد اور کوشش گناہ کے دفع کرنے مین کرے تو وہ مومن ہے اور جو کوئی اون سے
زبان سے جہاد اور کوشش کرے یعنی اوسوقت مین کہ ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہو تو وہ مومن ہے اور
جو کوئی دل سے جہاد کرے یعنی اوس کام کو اور اون کو بہت برا ذلیل و حقیر و مکروہ سمجھے تو وہ مومن ہے اور
ہے سوا اسکے ایمان رائی کے دانے برابر یعنی اگر برا بھی نہ سمجھے تو گویا اوس شخص کو ایمان نہین جو
کوئی مسلمان کہین گناہ کرنیوالون مین پھنس جاوے اگر طاقت روکنے اور زبانی منع کرنے کی نہ رکھتا ہو
تو اوسکو بہت برا سمجھے نہین تو بڑا گنہگار ہوگا ایسے شخص کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اوسے رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین مسلمانو جہان کہین شطرنج گنجفہ وغیرہ کوئی گناہ ہوتا ہو
وہان ہرگز نہ بیٹھنا اور اگر اتفاق سے کہین پھنس گئے تو اوس کھیل اور کھیلنے والون کو بہت برا سمجھنا اسمین

اللہ کے عذاب سے بچا اٹھتے نہیں تو بہت سخت پکڑے جاوینگے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ فرض و واجب کا تیاگنا
اور حرام چیز سے روکنا واجب ہے بقدر قدرت کے اور مستحب کا تیاگنا مکروہ سے روکنا مستحب ہے پس جو
گنجفے شطرنج وغیرہ کی حرمت ثابت ہو چکی ہے اس سے روکنا بھی ہر مسلمان کو بقدر مقدور واجب ہے
شکر خدا کہ یہ رسالہ تمام ہوا جس طرح چاہا تھا انجام ہوا خدا اسے مقام مقبول انام فرماوے برادران
اسلام پر اسکا نفع عام فرماوے دار کفر و شر میں یعنی شہر الور میں اس فقیر کثیر کا مجمع خیر قلیل سے انجام
ہو خدا کی عنایت سے پرسوں شروع کیا تھا آج تمام ہوا فللہ الحمد فی الآخرۃ والاولی وسلام
علے عبادہ الذین اصطفے اب آگے تاریخ اختتام ہے اسی پر ختم کلام ہے

قطعۂ تاریخ

خدای جہان را ہزاران سپاس	کہ از فضل او نامہ ام شد تمام
رقم کردم از بہر تاریخ سال	زمین باد و این خیمہ جاری مدام ١٢

خاتمۃ الطبع

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ اگرچہ اکثر علما نے اکثر مباحث میں جا بجا رسائل تحریر کیے ہیں
اور انجملہ بہت سے زیر طبع میں بھی آئے ہیں لیکن ابھی تک کوئی رسالہ علیحدہ لہو و لعب کی تحریم میں
نظر سے نہیں گذرا تھا بنا بر علیہ فاضل جلیل عالم نبیل جناب مولوی حافظ سید محمد عبد الصمد
صاحب بلگرامی دام ظلہ السامی نے یہ رسالہ عجالۂ ہادیہ کہ جس میں حرمت شطرنج و گنجفہ
کی صراحتاً اور جمیع لہو و لعب کی ضمناً با دلائل واضحہ مخزن تسطیر میں مکنوز ہے تالیف فرمایا اور بفضلہ تعالی
مطبع مشہور و معروف واقع جناب منشی نولکشور صاحب واقع کانپور میں بہ تصحیح ماہ جولائی سنہ
مطابق ماہ شوال المعظم سنہ ١٣٠٣ ہجری میں حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا اللہ تعالی سب بھائی
مسلمانوں کو توفیق خیر کی دے کہ جمیع لہو و لعب کی باتوں سے اجتناب کریں آمین یا رب العالمین
کتبہ وزیر خان فقط